REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

جلد ۲۷ — شمارہ ۲۷

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ

سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian Pin. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ر وفاء (جولائی)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و معروفیات کے متعلق اخبار الفضل مورخہ ۲۴/۶/۷۸ کے پرچہ میں شائع شدہ مورخہ ۲۱ر جون کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ـــ "حضور کی طبیعت کمر کے پٹھے میں کھچاؤ کی وجہ سے کسی قدر ناساز ہے۔ مورخہ ۱۹ر اور ۲۰ر جون کو حضور نے کئی گھنٹہ تک دفتر میں ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اور دونوں روز حضورؒ نے احبابِ جماعت کو شرفِ ملاقات بھی بخشا"۔ ـــ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳ر جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترم ممدوح کل ۴ بجے عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد کو آنکھ کے اپریشن کے لئے امرتسر تشریف لے گئے۔ جہاں قریباً تین چار یوم قیام ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور عزیز صاحبزادہ کی آنکھوں میں جو تکلیف ہے وہ کامیاب اپریشن سے بکلی دور ہو جائے۔ آمین۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی قادیان میں عدم موجودگی کے دنوں میں مکرم قریشی منظور احمد صاحب سوز قائم مقام ناظرِ اعلیٰ اور جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی اور قائم مقام وکیل الاعلیٰ ہوں گے۔

۲۹ر رجب ۱۳۹۸ھ — ۶ر وفاء ۱۳۵۷ ہش — ۶ر جولائی ۱۹۷۸ء

لندن کی کسرِ صلیب کانفرنس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا معرکہ آراء خطاب

مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور اس کی بنیادی اہمیت، عیسائیت کے لئے امن و سلامتی کا ایک اور پیغام

تبادلۂ خیالات کیلئے برٹش کونسل آف چرچز کی دعوت کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا عہد آفریں اعلان

برطانوی پریس میں کسرِ صلیب کانفرنس کا غیر معمولی چرچا۔ حضور کے معرکہ آراء خطاب کا خوشکن ردِّ عمل

مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔ اے

اللہ تعالیٰ کا یہ بے حد فضل اور احسان ہے، کہ احمدیہ مسلم مشن لندن کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پذیر ہو چکی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کانفرنس بڑی کامیاب رہی۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے کئی نشان ظاہر ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

یہ کانفرنس پروگرام کے مطابق ۲۔ ۳۔ ۴ر جون ۱۹۷۸ء کو کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لندن میں منعقد ہوئی۔ ۴ر جون تین بجے بعد دوپہر حضور کا اختتامی خطاب تھا جس کے لئے انسٹی ٹیوٹ کے اندرونی حصے میں انتظام کیا گیا تھا۔ جہاں مرکزی سٹیج کے اردگرد چاروں طرف خوبصورت اور وسیع ہال نما گیلریاں تھیں۔ جن میں دولتِ مشترکہ کے مختلف ممالک کی تہذیب و ثقافت کے رنگارنگ نمونے بکھرے پڑے تھے۔ ان گیلریوں میں ڈیڑھ ہزار سے زائد سامعین حضور کا خطاب سننے کیلئے گوش بر آواز تھے۔

حضور کی کانفرنس ہال میں تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اڑھائی بجے سٹیج پر تشریف لائے۔ اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لندن نے سورہ نساء رکوع ۲۱ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ انگریزی میں پڑھا۔ ازاں بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک مختصر سپاسنامے کے ذریعہ حضور کے سراپا محبت و شفقت ہونے کا ذکر کیا اور آپ کی بنفسِ نفیس لندن میں تشریف آوری پر اظہارِ مسرت کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ اس کانفرنس کو اپنے اختتامی خطاب سے مستفید فرمائیں۔

حضور کا اختتامی خطاب

حضور کا خطاب ٹھیک تین بجے شروع ہوا جو قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اگرچہ کانفرنس کے پہلے دو دنوں میں جملہ مقررین مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے اپنے اپنے رنگ میں حضرت مسیحؑ کی صلیب سے نجات کے مسئلہ پر روشنی ڈال چکے تھے۔ لیکن حضور نے اس مسئلہ کے بعض بنیادی پہلوؤں پر جس بصیرت افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی وہ رنگ ہی اور تھا۔ آپؒ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچائے جانے کے لئے جو الٰہی تصرّفات ظاہر ہوئے تھے ان کا اس حسن و خوبی سے اور ایسے جامع و مانع رنگ میں ذکر فرمایا کہ اس مسئلہ کی حقیقت معلوم کرنے اور صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔

صلیب سے نجات کے بغیر مسیحؑ کا مقصدِ بعثت پورا نہیں ہو سکتا

حضور نے عقلی و نقلی دلائل اور تاریخی شواہد سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ بچائے گئے تھے۔ وہ خدا کے پاک اور برگزیدہ نبی تھے۔ اُن کے سامنے اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کا ایک عظیم مشن تھا۔ جس کے لئے لمبی عمر اور مسلسل کوشش درکار تھی۔ حضور نے فرمایا خدا کے اس پاک نبی کے متعلق ہم ایک لمحہ کیلئے بھی یہ سوچ نہیں سکتے کہ انہوں نے صلیب پر جان دی۔ اور بقول یہودیوں کے لعنتی ٹھہرے۔ خدا کے برگزیدہ نبی تو لوگوں کو لعنت سے بچانے کے لئے آتے ہیں۔ چہ جائیکہ وہ خود لعنتی ٹھہریں۔ حق کی آواز کو دبانے اور صداقت پر پردہ ڈالنے کے لئے مخالفین خدا کے نبیوں کو امتحانوں اور ابتلاؤں کی آگ میں ڈالتے آئے ہیں۔ حضرت مسیحؑ پر بھی واقعۂ صلیب کی صورت میں ایک بہت بڑا ابتلاء آیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اُن کو نجات دی۔ اور اُن کے ذریعہ وہ مقصد پورا ہوا جس کے لئے وہ بھیجے گئے تھے۔

عیسائیوں کو امن و سلامتی کا ایک اور پیغام

حضور کی تقریر نقطۂ عروج پر اُس وقت پہنچی جب آپ نے فرمایا میں اس موقع پر مسیحیوں کو بڑے اخلاص اور محبت کے ساتھ یہ پیغام دیتا ہوں کہ وہ خوش ہوں اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائیں کہ وہ مسیح جس کے آنے کی قدیم صحیفوں اور قرآن کریم میں خبر دی گئی تھی اور جس کی حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی وہ آ گئے۔ اور میں اُن کے نائب اور تیسرے خلیفہ کی حیثیت میں

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار ہفت روزہ بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

قسط اول

"مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے اہم موضوع پر

لندن میں سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی مختصر روداد

دُنیا کے متعدد ملکوں اور مختلف مذہبی اور غیر مذہبی جماعتوں کے چھ سو مندوبین کی شرکت

مسٹر فیبر قیصر آف سپین، چیکوسلاویکیہ کے ڈاکٹر فلپ اور پروفیسر ایف۔ ایم حسنین آف کشمیر کے تحقیقی مقالے

جیسا کہ قارئین کو علم ہے جماعتِ احمدیہ انگلستان کے زیر انتظام "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر لندن میں ۲ تا ۴ جون ۱۹۷۸ء ایک سہ روزہ بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں دُنیا کے مختلف ملکوں نیز مختلف مذہبی اور غیر مذہبی فرقوں اور جماعتوں کے چھ سو مندوبین نے شرکت کی۔ مزید برآں مقامی انگریز باشندوں نے بھی اس میں گہری دلچسپی لی۔ اور وہ بھی تحقیق حق کی خاطر خاصی تعداد میں بڑے اشتیاق سے اس میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے اجلاسات کی مختصر روداد پر مشتمل اخبار الفضل میں شائع شدہ اس انگریزی ہینڈ آؤٹ کا اُردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے جو کانفرنس کے منتظمین کی طرف سے جاری کیا گیا تھا۔ (ایڈیٹر بدر)

لندن۔ "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز ہی اس کی ہتم بالشان کامیابی کا آئینہ دار ثابت ہوا جبکہ دُنیا کے مختلف حصوں سے تشریف لانے والے اور متعدد مذہبی اور غیر مذہبی فرقوں اور جماعتوں کے چھ سو سے زائد مندوبین جذبۂ شوق کے زیر اثر کینگسٹن میں واقع کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ کے آڈیٹوریم میں آ جمع ہوئے۔ ابھی بہت تھے جنہیں مایوسی کے عالم میں واپس لوٹنا پڑا کیونکہ آڈیٹوریم کی تمام نشستیں کئی ہفتے پہلے ہی بُک ہو چکی تھیں۔ حتیٰ کہ آڈیٹوریم سے ملحقہ ہال میں ٹی وی سرکٹ کی جو سہولتیں بہم پہنچائی گئی تھیں وہ بھی موضوع زیر بحث میں عوام کی گہری دلچسپی کے انتہائی اُونچے معیار پر پوری نہ اُتر سکیں۔ اور ناکافی ثابت ہوئیں۔ یہ بہت حوصلہ افزا امر ہے کہ کم از کم ایک سو مقامی انگریز باشندے اخلاقی لحاظ سے انحطاط پذیر معاشرہ کے بندھنوں اور پابندیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیتے ہوئے کانفرنس میں شرکت کے لئے کھنچے چلے آئے۔ وہ ایسے نظریات سُننے کے لئے آئے تھے جنہیں عیسائی ہونے کی حیثیت میں وہ بالعموم سُننے کے عادی اور روادار نہ تھے۔ پہلے دن کے اجلاس میں مقالہ نگاروں اور مقرروں کی توجہ زیادہ تر ایسے قطعی اور یقینی شواہد اور ان کی جزئیات پر مرکوز رہی جن سے مسیح کی صلیبی موت سے نجات کی واضح نشاندہی ہوتی ہے۔

تلاوتِ قرآن پاک

کانفرنس کا آغاز مُسلمانوں کی الہامی کتاب قرآن مجید کی درج ذیل آیات کی تلاوت سے ہوا:۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

(النساء آیات ۱۵۶ تا ۱۵۹)

ترجمہ:۔ پھر اُن کے اپنے عہد کو توڑ دینے (کے سبب سے) اور اُن کے اللہ کی آیتوں کے انکار اور اُن کے نبیوں کو قتل کرنے کی بلاوجہ کوشش (کے سبب سے) اور یہ (بات) کہنے کے سبب سے کہ ہمارے دل پردوں میں ہیں (یہ پردوں میں) نہیں بلکہ اللہ نے اُن کے کفر کے سبب سے اُن (کے دلوں) پر مہر کر دی ہے اس لئے وہ بالکل ایمان نہیں لاتے، نیز اُن کے کفر (کے سبب سے) اور اُن کے مریم پر (ایک بہت) بڑا بہتان باندھنے کے سبب سے اور اُن کے یہ (بات) کہنے کے سبب سے کہ اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو ہم نے یقیناً قتل کر دیا ہے۔ (یہ سزا اُن کو ملی ہے) حالانکہ نہ انہوں نے اُسے قتل کیا اور نہ انہوں نے اُسے صلیب پر لٹکا کر مارا بلکہ وہ اُن کے لئے (مصلوب کے) مشابہ بنا دیا گیا۔ اور جن لوگوں نے اس (یعنی مسیح کے صلیب سے زندہ اُتارے جانے) میں اختلاف کیا ہے وہ یقیناً اُس (کے زندہ اُتارے جانے کی وجہ) سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں اس کے متعلق کوئی بھی (یقینی) علم نہیں ہے۔ ہاں (صرف ایک) وہم کی پیروی (کر رہے ہیں)۔ اور انہوں نے اس (واقعہ) کی اصلیت کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ اور جو سمجھا ہے غلط سمجھا ہے)۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ نے اُسے اپنے حضور میں عزت (و رفعت) دی تھی (اور صلیب پر نہیں لٹکایا گیا تھا) کیونکہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

خطبۂ استقبالیہ

اپنی استقبالیہ تقریر میں مکرم بی۔ اے۔ رفیق امام مسجد لندن نے فرمایا "میں آپ سب صاحبان کو جو اس کانفرنس میں شریک ہیں۔ بلاتفریق مذہب و ملت خوش آمدید کہتا ہوں اور اس یقین کا اظہار کرتا ہوں کہ حق کی جستجو اور تلاش کی خاطر ہمارا باہم اکٹھا ہونا اور رضائے الٰہی کے حصول کے قریب تر کرنے کا موجب ہوگا۔" انہوں نے اپنی استقبالیہ تقریر میں واضح فرمایا کہ کانفرنس کے انعقاد کا مقصد ان تعلیمات اور عقائد کے بخیئے اُدھیڑنا نہیں ہے جنہیں چرچ کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے بلکہ تمام تر مقصد یہ ہے کہ حقیقی مسیح کی شخصیت کو متعین کر کے اُس پر ایمان کو بڑھایا اور پختہ بنایا جائے۔

افتتاحی تقریر

باضابطہ افتتاحی تقریر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ارشاد فرمائی۔ مندوبین کو کانفرنس میں زیر غور آنے والے نکتہ مرکزی سے متعارف کراتے ہوئے آپ نے فرمایا "ہرچند کہ توقع یہی تھی کہ اس سوال کا مطالعہ کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے تھے یا نہیں ہوئے تھے، بہت وسیع بُنیادوں پر عوامی دلچسپی کو اُبھارنے کا موجب ہوگا۔ تاہم بعض لوگ اس مطالعہ کی اہمیت کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ اُن کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ آخر اس مسئلہ سے مسلمانوں کو اتنی دلچسپی کیوں ہے اور اُن کی طرف سے اس کے ساتھ اتنے لگاؤ اور تعلق کا اظہار کیوں کیا جا رہا ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے خاص اس مسئلہ پر باقاعدہ ایک کانفرنس منعقد کرنا ضروری سمجھا ہے۔"

آپ نے وضاحت کے رنگ میں مزید فرمایا کہ بعد کی صدیوں میں مسیحی روایات کے زیر اثر مسلمانوں کی اکثریت نے اس سراسر ناقابل یقین نظریہ کو اپنا لیا کہ صلیب پر لٹکائے جانے سے قبل مسیح علیہ السلام کو جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا۔ اس نظریہ سے قرآن مجید کے بیان کی تردید لازم آتی ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے قرآنی بیان پر ایمان کو از سر نو زندہ کیا اور بتایا کہ وہ طویل عمر پا کر بڑھاپے کی عمر میں طبعی موت سے فوت ہوئے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اس امر

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۳ پر)

جلسہ سالانہ کے ایام میں ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے انکی ادائیگی کا عزم کرنے اور دعاؤں کے ذریعہ خدا سے مدد مانگنے کیلئے جمع ہوتے ہیں

احباب ان ایام کو دعاؤں میں گذاریں اور محبت، پیار اور اخوت کو بڑھانے کے مواقع سے استفادہ کی پوری کوشش کریں

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کو خدا کا پیار مل جائے اور فرشتے ہر ایک پر خدا تعالیٰ کی رحمتیں لے کر نازل ہوں

جماعت احمدیہ کے پچاسی ۸۵ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

(فرمودہ ۲۶ر فتح ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۷ء)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

ہمارا یہ جلسہ عام جلسوں، اجتماعوں یا میلوں کی طرح کوئی معمولی جلسہ نہیں۔ اس جلسہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی جس کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جب وہ روحانی فرزند دنیا میں ظاہر ہو تو اسے

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سلام

پہنچایا جائے۔ اس عظیم دعا میں صرف مہدی علیہ السلام ہی شامل نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلامتی کی جو دعا مہدی معہودؑ کے لئے تھی اس میں مہدیؑ کی جماعت بھی شامل ہے۔ پس ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں اور بشارتوں کا اہل بنائے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمیں دی گئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو جماعت سے علیحدہ کر کے نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ یہ جلسہ جماعت احمدیہ کا جلسہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا ہے کہ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور جس سلسلہ کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے رکھی جائے اور اس کے اوپر

ایک عظیم عمارت

کھڑی کرنے کا اللہ تعالیٰ کا جو منصوبہ ہو، اس کے راستے میں دنیا کی طاقتیں روک نہیں بنا کرتیں۔

جماعت احمدیہ کی بنیاد اس لئے رکھی گئی ہے اور یہ سلسلہ عالیہ اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ دین حق کو مضبوط کیا جائے اور کلمۂ اسلام کو دنیا میں پھیلایا جائے۔ قرآن کریم میں "لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ" کی جو پیشگوئی کی گئی تھی اس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک عظیم بشارت دی گئی تھی کہ دین اسلام تمام دنیا پر غالب آجائے گا۔ مگر یہ کام تلوار کے ساتھ نہیں ہوگا اور نہ ایٹمی ہتھیاروں کے ساتھ بلکہ یہ کام محبت اور پیار اور خدمت کے جذبہ کے ساتھ کیا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے حسن و احسان کو دنیا کے سامنے پیش کر کے بنی نوع انسان کے دل جیت کر یہ مشن پورا کیا جائے گا۔

پس یہ وہ پیشگوئی اور بشارت ہے جس کے متعلق پہلے بزرگوں نے بھی کہا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے ماتحت کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ اپنی کمزوریوں کے باوجود اور کم مایہ ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی مورد بنے گی اور وہ قادر و توانا اسے اپنا ہتھیار بنائے گا تا دنیا میں اسلام کو غالب کرے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا

ایک عظیم منصوبہ

ہے اور یہ ایک عظیم خدائی تدبیر ہے جس کے پورا ہونے کا یہی وقت ہے۔ تاہم اس کے پورا ہونے کے لئے جن قربانیوں کی ضرورت ہے ان کی ذمہ داری آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ آپ اپنے نفس کے لئے یہ قربانیاں نہیں دیں گے اور نہ اپنے خاندانوں کے لئے۔ دنیا کی دولت کے لئے یا دنیا کے اقتدار کے لئے آپ یہ قربانیاں نہیں دیں گے بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے جماعت احمدیہ قربانیاں دے گی۔ وباللہ التوفیق۔

پس یہ اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جلسہ ہے جس کے ذمہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا کام ہے۔ یہ ایک بڑا اہم موقع ہے جب کہ ہم ادھر ادھر سے اکٹھے ہو کر یہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ سلسلہ جو قائم کیا گیا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں جو اس کے ساتھ آملیں گی۔ اور یہ اس زمانے کی بات ہے جب قوموں کا تو کیا افراد بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد کثرت کے ساتھ جمع نہیں ہوئے تھے۔ آپؑ کے گھر والوں نے بھی اور دنیا نے بھی آپ کو دھتکار دیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اس نے قومیں تیار کی ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حقیر کوششوں کے ذریعہ اسلام میں شامل ہو جائیں گی۔ غرض ایک وقت آئے گا جب انشاء اللہ ساری دنیا کی قومیں اسلام میں شامل ہو جائیں گی۔ یہ ایک حرکت ہے جو دنیا میں جاری ہو چکی ہے اور وہ قومیں جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو کر اسلام کو غالب کرنا ہے۔ ان کے ہراول دستے پیدا ہو چکے ہیں اور ان ہراول دستوں کے کچھ نمونے

غیر ملکی وفود کی شکل میں

آپ کے سامنے یہاں موجود ہیں۔

جس زمانہ میں یہ کہا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں جو جماعت احمدیہ میں داخل ہوں گی، اس وقت جو لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نہیں پہچانتے اور یہ نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں کیا منصوبہ تیار کیا اور کن لوگوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ یہ کام لینا چاہتا ہے، وہ تو یہی سمجھتے ہوں گے کہ ایک پاگل ہے (نعوذ باللہ) جو اس قسم کی باتیں کر رہا ہے۔ گھر والے تو اس کو پوچھتے نہیں اور کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قومیں تیار کی ہیں جو غلبۂ اسلام کی مہم میں جماعت احمدیہ کے ساتھ شامل ہو جائیں گی۔ لیکن خدا تعالیٰ تو اپنے وعدوں کا سچا ہے۔ وہ علام الغیوب بھی ہے اور قادر مطلق بھی ہے۔ اس نے دنیا

ہیں ایک انقلابِ عظیم کی بنیاد رکھ کر اسلام کے حق میں اب ایک رَو پیدا کر دی ہے اور دُنیا باطل عقائد سے برگشتہ ہو رہی ہے اور دینِ حق کی طرف ایک میلان ہے۔ گو یہ ٹھیک ہے کہ اس میلان میں شدّت نہیں ہے لیکن یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ اسلام کے حق میں ایک رَو پیدا ہو گئی ہے۔ مثلاً پچھلی صدی میں اسلام کے مقابلے میں سب سے زیادہ جوش عیسائیوں میں پایا جاتا تھا انہوں نے اسلام کو مٹانے کے بڑے بڑے دعوے کئے تھے لیکن اب اُن کے متعلق ہم ہی نہیں خود عیسائی کہنے لگ گئے ہیں کہ عیسائیت رُو بہ زوال ہے۔ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ یورپ میں مَیں نے ایک موقع پر ایک جرمن نوجوان سے یہ کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے یعنی عیسائی نوجوانوں کے اندر چرچ کے خلاف

ایک انقلابی رَو

پیدا ہو گی اور میرا خیال ہے کہ یہ انقلاب ۲۰۔ ۲۵ سال کے اندر اندر بپا ہو جائے گا تو وہ حیران ہو کر میرا مُنہ دیکھنے لگا اور کہنے لگا آپ ۲۰۔ ۲۵ سال کی بات کر رہے ہیں چرچ کے خلاف تو یہ انقلاب کل پیدا ہو سکتا ہے اور وہ خود عیسائی نوجوان تھا۔ چنانچہ گرجوں کے سامنے "بکاؤ: FOR SALE" کا بورڈ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کئی پادریوں اور عیسائی سکالرز کی طرف سے عیسائیت کے خلاف اِس وقت تک بیسیوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں یہ کتابیں

عیسائیت کے بنیادی عقائد

کے خلاف ہیں یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کے خلاف ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بنا لینے کے خلاف ہیں۔ بہت سے عیسائی سکالرز نے اپنی تحقیق کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کے ایک پیارے رسول تھے اور جن کی ہمارے دلوں میں اسی طرح عزّت اور احترام ہے جس طرح دوسرے رسولوں کی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ایک بندے تھے خدا نہیں تھے اور یہ کہ وہ صلیب پر سے زندہ اُترے تھے اور اُن کا جو مشن تھا جس کے پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ان کو مبعوث کیا تھا یعنی یہ کہ وہ یہود کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ نے اُن کو لمبی زندگی عطا کی کیونکہ بنی اسرائیل (یہود) کی جو کھوئی ہوئی بھیڑیں تھیں وہ یروشلم سے لے کر افغانستان، ہندوستان اور کشمیر کی پہاڑیوں کے بہت وسیع علاقے میں پھیلی ہوئی تھیں، اُن تک پیغام حق پہنچانے کے لئے اُنہوں نے بڑے لمبے لمبے سفر کئے ہیں اور چونکہ خدا تعالےٰ کا رسول جس غرض کے لئے بھیجا جاتا ہے اللہ تعالےٰ اس کو اس وقت "تک وفات نہیں دیتا جب" تک اس غرض کی بنیاد کو پختہ نہ کر دے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اُن کو صلیب سے بچا کر دُنیا کو اپنی قدرت کا نشان دکھایا اور اُن کو موقع دیا کہ وہ اپنے مشن کی تکمیل کریں یعنی یہود کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کریں اور یہ صرف ہمارا ہی عقیدہ نہیں بلکہ اب بڑے بڑے پادریوں نے بھی تحقیق کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اُترے اور وہ ہجرت کر کے کشمیر اور دوسری جگہوں میں بھی گئے جہاں وہ یوز آسف کے نام سے پکارے گئے۔ "پس یہ ایک عظیم اور بڑا

حیران کُن انقلاب

ہے جو عیسائیت کے بنیادی خیالات میں پیدا ہو گیا ہے۔ اس میں میری یا آپ کی کوشش کا ہاتھ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ آسمان سے فرشتے نازل ہوں گے جو تیری تائید میں ساری دُنیا میں کام کر رہے ہوں گے ویسا ہی ثابت کر دکھایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

غرض یہ اس عظیم جماعت کا جلسہ ہے جسے اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اس لئے ہمیں اپنے مقام کو سمجھنا چاہیئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ انتہائی حقیر ہے اور بڑا ہی عاجز ہے۔ اس کے اندر کوئی طاقت نہیں ہے۔ وہ ایک ذرّہ ناچیز ہے۔ مَیں تو جب یہ سوچتا ہوں کہ مَیں کتنا ناچیز ہوں تو تمثیلی زبان میں یہ کہتا ہوں کہ اے خدا! مَیں تیری جوتی کے تلے کے نیچے جو ذرّے ہوتے ہیں اُن کا مقام رکھتا ہوں تب بھی مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید یہ بھی مَیں نے بڑے تکبّر کی بات کہہ دی ہے ورنہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے مقابلے میں اتنا بھی مقام حاصل نہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ نے دُنیا سے فرمایا کہ طاقت میری ہے اور حکم میرا چلتا ہے۔ مَیں حقیر ذرّوں کو پکڑوں گا اور

مذہبی اور رُوحانی دُنیا میں

ایک انقلابِ عظیم برپا کروں گا جو نوعِ انسانی کی زندگی میں آج تک نہ کبھی رونما ہُوا اور نہ کبھی ہو گا۔ پس ان ذمّہ داریوں کو سمجھنے کے لئے اور ان کی ادائیگی کا عزم کرنے کے لئے اور دُعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کے لئے جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم یہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔

بعض چھوٹی چھوٹی ذمّہ داریاں ہوتی ہیں۔ اُن کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ اگرچہ بظاہر وہ چھوٹی باتیں معلوم ہوتی ہیں لیکن عملاً ہر ذمّہ داری جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے وہ چھوٹی نہیں ہوتی بلکہ وہ نتائج کے اعتبار سے عظیم ذمّہ داری ہوتی ہے۔ مثلاً وقار کے ساتھ زندگی گزارنا بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن اسلام میں اس کے بارہ میں بہت تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک بار حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رکعت کو چھوڑ دینا جائز ہے لیکن اپنے وقار کو ٹھیس پہنچانا جائز نہیں۔ ایک شخص کو آپؐ نے دیکھا کہ وہ وقار کو چھوڑ کر بڑی تیزی کے ساتھ مسجد کی طرف آرہا تھا یا مسجد میں دوڑ رہا تھا۔ کہ پہلی رکعت فارغ نہ ہو جائے تو آپؐ نے فرمایا الوقار۔ الوقار۔ دیکھو تم وقار کو ہاتھ سے چھوڑ رہے ہو۔ وقار کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ ان باتوں کی طرف خیال رکھنے کی ضرورت ہمارے اس جلسہ میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر قسم کے لوگ یہاں آتے ہیں۔ چھوٹے بچّے اور عورتیں بھی کثرت سے آتی ہیں اس لئے

وقار کے ساتھ چلنا چاہیئے

ویسے ہم اس طریق کو ملحوظ رکھتے ہیں مثلاً عورتوں کے لئے جو راستے مقرر ہیں اُن پر عورتیں چلتی ہیں اور مَردوں کے لئے جو راستے مقرر ہیں اُن پر مَرد چلتے ہیں اور یہ بات دنیا کے لئے حیرت کا باعث بھی بنتی ہے۔ لیکن دُنیا کی حیرتوں سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہم تو اپنے مولائے حقیقی کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور بس۔

پس وقار کے ساتھ یہ دن گذاریں۔ بچّوں کو وقار کے ساتھ چلنے کی تلقین کریں۔ جمعہ کا خطبہ جب ہو رہا ہوتا ہے تو حکم ہے کہ اگر کوئی بولے تو اُسے منع نہیں کرنا۔ اس لئے اگر ان دنوں میں بچّے شور مچائیں تو اگر آپ اُن سے زیادہ شور مچا کر اُن کو خاموش کرائیں گے تو یہ اس سے بھی بڑا گناہ ہو گا جس کے وہ (بچّے) مرتکب ہو رہے ہوں گے۔ اس لئے اگر بچّے شور مچائیں تو اُن کو پیار کے ساتھ نرمی کے ساتھ اور ہلکی آواز کے ساتھ سمجھائیں کہ دیکھو بیٹے تم اِس موقع پر شور نہ کرو۔

خُدا سے دُعائیں کرو

ہر بچّہ اپنے رنگ میں دُعا کرتا ہے اور اپنے رنگ میں دین سیکھتا ہے اور دین کے لئے قربانیاں کر رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ احمدی بچّہ نہیں۔ احمدی بچّے تو وہی ہیں جو اپنی عمر کے لحاظ سے ذہنی اور رُوحانی ارتقاء کے مطابق خدا کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر وہ کوئی چھوٹی سی غلطی کر بیٹھیں یا اونچی آواز میں بول پڑیں یا آپس میں لڑ پڑیں تو ایسے موقع پر اگر آپ اُن سے بھی زیادہ اُونچی آواز میں بات کریں گے تو آپ بچّوں سے بھی زیادہ چھوٹے بچّے بن جائیں گے۔ پس پیار کے ساتھ بچّوں کو سمجھائیں۔ یہاں پیار کی ایسی فضا ہونی چاہیئے کہ خدا کے فرشتے یہ سمجھیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کی رضا جوئی میں واقع میں فرشتوں سے کہیں آگے نکل گئے ہیں۔

غرض دوست ان دنوں میں خاص طور پر ایک دوسرے سے محبت اور پیار سے پیش آئیں۔ شور نہ مچائیں۔ غصّے کی نگاہ نہ اُٹھائیں۔ غضِّ بصر سے کام لیں۔ ہر ایک سے ملیں اور سلام کہیں خواہ آپ اس کو جانتے ہیں یا

نہیں۔ آخر جب آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مہدی معہود کو سلام بھیجا تھا تو وہ صرف ایک شخص کے لئے نہیں تھا بلکہ مہدی علیہ السلام کی وساطت سے آپ کی جماعت کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلامتی کی یہ دعا پہنچی ہے حضرت مہدی علیہ السلام تو اب ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن آپ کو ملنے والے، آپ کے فدائی، آپ کی باتوں کو سن کر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے والے اور دین متین اسلام کو دنیا میں پھیلانے والے تو موجود ہیں اور یہ سب

اپنے اپنے رنگ میں

اسی اجتماعی کوشش میں ممد و معاون رہتے ہیں جو اسلام کو ساری دنیا پر غالب کرنے کے لئے شروع ہے۔ اس لئے جماعت میں سے ہر ایک شخص کی بڑی عزت ہے اور بڑا وقار ہے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی نگاہ میں۔ اس مقام کو حاصل کرنے کے بعد آپ ایکدوسرے کو سلام نہ کہیں تو یہ بڑی عجیب بات ہوگی۔ میں دوستوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ جب کبھی راستے میں ایک دوسرے سے ملیں سلام کہیں۔ ہماری فضا کو تو ہمیشہ السلام علیکم اور وعلیکم السلام کی آوازوں سے گونجتے رہنا چاہیئے۔

پھر یہ بھی ضروری ہے کہ دوست اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔ مختلف جگہوں سے دوست یہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔ دوستوں اور رشتہ داروں سے ملاقات اور آپس میں محبت و پیار اور اخوت و مودّت کو بڑھانے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ علاوہ ازیں بہشتی مقبرہ میں جائیں جہاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ آپ نے دین اسلام کی اتنی خدمت کی ہے اور جماعت پر آپ کے اتنے احسان ہیں کہ ان کا یہ حق ہے کہ ہم ہمیشہ ان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ پھر وہاں ہمارے وہ ایثار پیشہ بزرگ دفن ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں مالی اور دوسری قربانیاں دیں۔ ان کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔

اسلام ایک بڑا عظیم مذہب ہے

اسلام نے دعا کیلئے کسی جگہ یا وقت کی تعیین نہیں کی۔ انسان ہر وقت اور ہر جگہ دعا کر سکتا ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے استثناء ہیں جو اس قابل بھی نہیں کہ ان کا ذکر کیا جائے۔ بہرحال ہر وقت دعائیں کریں۔ دل میں دعائیں کریں۔ دوسروں کو دعائیں دیں۔ ہمارے مبلغین جو باہر گئے ہوئے ہیں ان کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے لئے دعائیں کریں۔ اپنے نفس کے لئے دعائیں کریں اصل میں تو احمدیت کی طرف منسوب ہونے والا ہر نفس خدا کی نگاہ میں پاک اور مطہر بن جائے تو پھر ہمیں اور کیا چاہیئے۔ ہمیں تو خدا تعالےٰ کا پیار چاہیئے خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کو خدا تعالےٰ کا پیار حاصل ہو جائے۔ فرشتے ہر ایک پر خدا تعالےٰ کی رحمتیں لے کر نازل ہوں۔ ہمارے بچوں پر بھی اور ہمارے بڑوں پر بھی۔ ہمارے مردوں پر بھی اور ہماری عورتوں پر بھی۔ خدا تعالےٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔ پس اپنے اوقات کو ضائع نہ کریں۔ دعاؤں میں اپنا وقت خرچ کریں۔

اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ کل شام کی رپورٹ کے مطابق پچھلے سال سے دو ہزار کے قریب عورتیں زیادہ تھیں اور سترہ ہزار کے قریب مرد زیادہ تھے۔ جتنی بڑی کثرت سے یہ دعا کرنے کا بھی موقع ملا کہ خدا تعالےٰ نے جس طرح گزشتہ دو سالوں میں دو جلسوں کے موقع پر بادل اور ہوا اور بارش اور سردی سے آزمایا تھا اور ان کا امتحان لیا تھا اور سرخرو کیا تھا۔ اسی طرح اب بھی میں نے خدا تعالےٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! تو نے امتحان لیا اور یہ تیرا ہی فضل تھا کہ جماعت امتحان میں پوری اتری اور اب ہمیں دھوپ دے تاکہ ہم دھوپ میں بیٹھ کر جلسہ سنیں اور تیرا شکر ادا کریں۔ چنانچہ اب بھی

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا

میں تو خدا تعالےٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ مجھ پر خدا کے اتنے احسان ہیں کہ میں تو سمجھتا ہوں اس کے ایک احسان کا بھی ساری عمر شکر ادا کرنے اور الحمد پڑھنے کی کوشش کرتا رہوں تب بھی شکر ادا نہیں ہو سکتا۔

کل ظہر و عصر کی نمازیں پڑھانے کے لئے جب میں مسجد مبارک میں گیا تو اس وقت میں نے دیکھا بادل ہیں اور ہلکی سی بوندا باندی بھی ہو رہی ہے تو نماز ہی میں خدا نے مجھے دعا کرنے کی توفیق دی۔ چنانچہ نماز ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ بادل پھٹ گئے اور دھوپ نکلنی شروع ہو گئی۔ پس یہ بھی اللہ تعالےٰ کا ایک بہت بڑا فضل ہے لیکن ہم اس کے بندے ہیں۔ اگر وہ اپنی رحمت کی بارش سے ہمیں نوازے تب بھی الحمد للہ اور اگر اپنی دھوپ کی گرمی سے ہم پر احسان کرے تب بھی الحمد للہ! خدا تعالےٰ کا شکوہ کیوں ہو جس نے ہم پر اتنے احسان کئے اور اتنی نعمتیں نازل کیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

پس باہر سے آنے والے بھائیوں اور بہنوں کو بھی اور ربوہ کے مکینوں کو بھی جلسہ سالانہ کے ان مبارک ایام میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یہ ایک قافلہ ہے جو بڑھتا چلا جاتا ہے تعداد کے لحاظ سے بھی اور بڑھتا چلا جاتا ہے

قربانی اور اخلاص

کے لحاظ سے بھی۔ جماعت احمدیہ میں مجموعی طور پر اخلاص اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ دنیا اس کو سمجھنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جماعت احمدیہ جیسی غریب جماعت غلبۂ اسلام کے لئے اتنی بڑی قربانی دیدے۔ ہم نے اگر ان کے لئے قربانیاں دینی ہوتیں تو ان کو سمجھاتے کہ اس طرح ہم قربانیاں دے رہے ہیں ہم تو اپنے خدا کی رضا کے حصول کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں اس لئے ہم ان کے اعتراضات کو سنتے ہیں اور مسکرا دیتے ہیں۔ اور اپنے خدا کے سامنے جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدایا! تیرا یہ بھی احسان ہے کہ تو لوگوں کے سامنے ہماری قربانیوں کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ پس بعض دفعہ شیطان اس طرح بھی بعض لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال دیتا ہے اللہ تعالےٰ شیطانی وساوس سے ہمیں محفوظ رکھے اور نواہی سے بچنے کی ہمیں توفیق دے اور اوامر پر عمل کرنے کی ہمیں طاقت عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا ہمیں وارث بنائے۔ اللّٰھم آمین

ویسے تو ہم ہر وقت ہی دعا کرتے ہیں لیکن ہاتھ اٹھا کر جسے انگریزی میں فارمل طریقے پر دعا کرنا کہتے ہیں۔ اس طریق پر بھی اب

ہم دعا کریں گے

اس طریق میں بھی برکتیں ہیں اور انفرادی طور پر جو دعا کی جاتی ہے اس میں برکتیں ہیں۔ اس لئے آؤ اب ہم اجتماعی دعا کر لیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ توحید خالص کو دنیا میں قائم کرے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دنیا کے ہر دل میں گاڑ دے۔ ○○○

اخبارِ قادیان

۰۔ محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی بوجہ پیرانہ سالی ایک عرصہ سے صاحب فراش چلے آرہے ہیں اب چند یوم سے موصوف کو ہچکی وغیرہ کی تکلیف چل رہی ہے اور شوگر کے مریض ہونے کی وجہ سے کافی کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۰۔ مکرم محمد سعید صاحب انور مودھا تاحال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوف کو قریباً ایک ہفتہ بے ہوش رہنے کے بعد اب بفضلہ تعالیٰ بے ہوشی کی کیفیت جاتی رہی ہے۔ زخموں اور دیگر عوارض کا علاج جاری ہے احباب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۰۔ مکرم نذیر احمد صاحب ننگلی درویش کا مورخہ یکم جولائی کو امرتسر سول ہسپتال میں ہرنیا کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ موصوف کی کامل صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

۰۔ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد مبلغ گی آنا، زیارت مقامات مقدسہ کے بعد مورخہ یکم جولائی کو واپس تشریف لے گئے۔ مورخہ ۲۹؍۶ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم قریشی صاحب موصوف نے دلچسپ تبلیغی حالات سنائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا چھٹا سالانہ اجتماع

ملک کے طول و عرض سے مجالس کی شرکت - ایک ہزار سے زائد خدام کا اجتماع۔ اور علمی و ورزشی مقابلہ جات

از مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر شاہد مبلغ نائیجیریا

مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کا چھٹا سالانہ اجتماع امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ مورخہ ۲۵، ۲۶ مارچ دو یوم IKARE (اونڈو سٹیٹ) میں منعقد ہوا۔ ملک کے دور دراز علاقوں سے نہایت کٹھن اور دشوار گذار سفر طے کر کے کثیر تعداد میں مجالس کے نمائندگان نے جوش و خروش کے ساتھ اس اجتماع میں شرکت کی اس طرح تقریباً ایک ہزار سے زائد خدام نے اس روحانی تربیتی پروگرام میں حصہ لیا۔ خوبصورت اور سرسبز پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی میں مقام اجتماع کو جھنڈیوں اور رنگین قمقموں سے نہایت عمدہ طور پر سجایا گیا ۲۴ مارچ کی شام سے ہی خدام کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ خدام بسوں، کاروں اور ٹیکسیوں کے ذریعہ با آواز بلند درود شریف پڑھتے ہوئے اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے کارواں در کارواں مقام اجتماع میں وارد ہوتے رہے۔ ان کی آمد۔ ان کے جوش اور ان کی خدا اور اس کے رسولؐ احمدیت اور اسلام سے دلی محبت کا منظر قابل دید تھا۔

اطفال الاحمدیہ کا پروگرام

اجتماع کے پہلے حصہ میں اطفال الاحمدیہ کا پروگرام تھا جس کے مطابق ۲۵ مارچ کو صبح نو بجے تلاوت قرآن پاک کے ساتھ اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی۔ اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا۔ اطفال نے پی ٹی شو کا مظاہرہ کیا اور حاضرین کو خوش آمدید کہا گیا۔

علمی اور کھیلوں کے مقابلہ جات

اطفال کے علمی مقابلہ جات میں سے سب سے پہلے تقریری مقابلہ تھا جس میں متعدد اطفال نے مختلف مضامین پر بہترین تقاریر کیں۔ پھر تلاوت قرآن کریم اور اذان کے مقابلہ جات ہوئے۔ پھر کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے ان تمام مقابلہ جات میں اطفال نے نہایت جوش اور ولولہ سے حصہ لیا اس طرح یہ سارا پروگرام سامعین اور حاضرین کے لئے نہایت دلچسپی کا باعث تھا۔ ڈیڑھ بجے کے بعد دوپہر تک یہ پروگرام جاری رہا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ کا پروگرام ٹھیک اڑھائی بجے بعد دوپہر محترم محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں عربی قصیدہ نہایت خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ پھر خدام نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ عہد کے بعد امیر صاحب نے نائیجیریا اور احمدیت کا پرچم لہرایا اور خدام نے اپنی خاص یونیفارم میں سلامی دی۔ ازاں بعد امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں اس کامیاب حاضری اور جماعت کی مختلف شعبہ جات میں روز افزوں ترقی کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد محترم جناب مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے آمدہ خدام کے نام پیغام کو پڑھ کر سنایا۔ پھر ایک لمبی اور پُرسوز دعا کے ساتھ اجلاس کا افتتاح فرمایا

کھیلوں کے مقابلہ جات

کھیلوں کا پروگرام بھی تھا جس میں فٹ بال اور رسہ کشی کے مختلف مجالس کے درمیان مقابلہ جات ہوئے۔

پبلک لیکچر

ٹھیک سوا آٹھ بجے رات ایک کھلے مقام پر تبلیغی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں ظہور مہدی علیہ السلام کی آمد ختم نبوت اور وفات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر نہایت کامیاب لیکچر ہوئے۔ سامعین کے سوالات کا موقع دیا گیا جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

تہجد اور درس قرآن کریم

دوسرے روز مورخہ ۲۶ مارچ کی صبح کو باجماعت تہجد کا پروگرام تھا جس میں تمام خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ اور اسلام و احمدیت کی ترقی اور غلبہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور پُرسوز اور عاجزانہ دعائیں کی گئیں۔ پھر نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس دیا گیا۔ اس سے فارغ ہو کر خدام نے وقار عمل منایا۔ وقار عمل کے بعد جسمانی ورزش کا پروگرام تھا اس کے بعد فٹ بال کا فائنل مقابلہ ہوا۔ پھر ناشتہ کے بعد ٹھیک نو بجے صبح اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس اجلاس میں علاوہ تقاریر کے علمی مقابلہ جات بھی ہوئے جس میں خدام نے اچھی تیاری اور دلچسپی سے حصہ لیا۔

مساجد کی تعمیر کا پروگرام اور چندہ کی اپیل

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے دو مساجد کی تعمیر کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھا اور اس کے لئے چندہ کی اپیل کی ان میں سے ایک مسجد موئی کے مقام پر (کوارا سٹیٹ میں) تعمیر کی جائے گی جس کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اور دوسری مسجد AKURE میں تعمیر ہوگی جس کے لئے زمین خرید لی گئی ہے اور عنقریب تعمیر شروع کرنے کا پروگرام ہے۔ محترم امیر صاحب کی اپیل پر خدام اور احباب نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اس نیک رستے میں اپنے مال کی قربانی کا وہ روح پرور مظاہرہ کیا کہ جس کو دیکھ کر ان کی خدا اور اس کے رسول سے محبت اور فدائیت پر رشک آتا ہے اور مردہ دلوں میں ایک زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے ایمانوں کو اور جِلا بخشے آمین

تقسیم انعامات

پھر علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل - دوم اور سوم آنے والوں میں محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے آپ نے خدام کو علمی اور عملی میدان میں نمایاں ترقی کرنے کی تاکید کی آپ نے بتایا کہ بفضلہ تعالیٰ جماعت ہر لحاظ سے ترقی پذیر ہے اور نوجوانوں کو اس میں خوشگوار کردار ادا کرنا چاہیئے اور آئندہ سال کے اجتماع میں اس سال کی نسبت زیادہ تعداد میں حصہ لینے کی خدام کو تلقین فرمائی امسال ایبیکوٹا کی مجلس کو سال کی بہترین مجلس قرار دیا گیا اور ان کو خصوصی سٹینڈرڈ کا انعام دیا گیا۔

پریس میں بھی اشاعت

آخری اجلاس میں مدعو مہمانوں کے علاوہ پریس کے نمائندگان بھی موجود تھے انہوں نے مسلمان نوجوانوں کی اس تنظیم میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور متعدد سوالات کئے چنانچہ ملک کے متعدد اخبارات میں اجتماع کی خبریں نمایاں طور پر شائع ہوئیں اور ریڈیو سے بھی نشر ہوئیں۔

آئندہ سال کے لئے خدام کے ساتویں سالانہ اجتماع کے ابیوکوٹا میں انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ پھر خدام کا عہد دہرایا گیا۔ اور ایک لمبی اور پُرسوز الوداعی دعا کے بعد خدام نعرہ ہائے تکبیر کے دوران اپنے واپسی کے سفر پر روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر لکھنا مت بھولئے ورنہ آپکے ارشاد کی تعمیل میں دیر لگ سکتی ہے (مینیجر)

بھاگلپور میں آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس کا بابرکت انعقاد

مبلغین سلسلہ اور مختلف مذاہب کے دانشوروں کی تقاریر ۔ پیغام حق کی وسیع اشاعت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء انچارج مبلغ بھاگلپور (بہار)

الحمد للہ کہ جماعت ہائے احمدیہ بہار کی پہلی دو روزہ سالانہ کانفرنس ۱۰ اور ۱۱ جون ۱۹۷۸ء کو بہار کے شہر بھاگلپور میں منعقد ہو کر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی الحمد للہ !

اس کانفرنس میں ڈاکٹر شری رام جی سنگھ ممبر پارلیمنٹ، شری اردن پاٹھک کمشنر بھاگلپور، مکرم ڈی آئی جی صاحب ایسٹرن رینج اور مکرم ایس ۔ پی بھاگلپور کے علاوہ بہت سارے ڈپٹی کلکٹرس وکلاء و ڈسٹرکٹ جج شریک ہوئے ۔ بھاگلپور میں کانفرنس کرنے کے سلسلہ میں مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۷۸ء کو حلقہ کی قریبی جماعتوں کے صدر صاحبان کی میٹنگ بلائی گئی اور ایک مجلس شوریٰ قائم کی گئی ۔ جس کے درج ذیل ممبران تھے ۔

(۱) جناب ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور

(۲) جناب عبدالفہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ

(۳) جناب پروفیسر ایس ۔ ایم مجید صاحب غازی پور مونگیر

(۴) جناب منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بلاری

(۵) جناب ڈپٹی محمد ایوب صاحب ریٹائرڈ A.D.M

متفقہ فیصلہ سے مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ اور مکرم برادرم ایم شمس عالم صاحب ایڈوکیٹ کو سیکرٹری مجلس استقبالیہ منتخب کیا گیا ۔

کانفرنس کی تیاری

چونکہ یہ پہلی سالانہ صوبائی کانفرنس تھی اس لئے جملہ امور کی نگرانی کا کام خاکسار کے سپرد تھا جلسہ سے ایک ماہ قبل ہی مسجد کی صفائی و سفیدی و دیگر کاموں کی تکمیل کے لئے مکرم عبدالرحمن صاحب خان کے سپرد یہ کام کیا گیا انہوں نے دن رات انتہائی محنت سے کام کیا کہ خدا کے فضل سے سارے ضروری کام بروقت پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے فالحمد للہ علیٰ ذالک

۱۰ جون ۱۹۷۸ء کو کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں احاطہ مسجد و جلسہ گاہ کو صاف کرنے کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کا وقار عمل بھی ہوا وقار عمل کے دوران مکرم بشیر عالم صاحب آف کلکتہ نے جملہ خدام کی ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین ۔

اس کانفرنس کی تشہیر کے لئے چند روز پہلے کئی قسم کے پوسٹرز چھپے تھے اور بڑے ہندی اردو میں چھپوائے گئے جو شہر اور مضافات میں چسپاں کئے گئے اور معززین شہر اور حکام بالا کی خدمت میں دعوت نامے بھجوائے گئے مہمانوں کے قیام و طعام کا وسیع پیمانے پر انتظام تھا ان امور کی تکمیل کے سلسلہ میں مکرم شمس عالم صاحب مکرم آفتاب عالم صاحب اور سید آفاق احمد و اشفاق احمد، پرویز احمد، ظفر احمد، جاوید احمد اور مکرم داؤد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لکھنؤ اور سید عبدالمقتی صاحب نے نمایاں کام کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے آمین ۔

مہمانانِ کرام کی آمد

۹ جون کی صبح کو شمع احمدیت کے پروانے خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے بھاگلپور وارد ہونے شروع ہوئے ان واردین میں سب سے پہلے مرکزی مبلغین تشریف لائے جن کے استقبال کے لئے خاکسار، مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب مکرم سید آفتاب عالم صاحب، مکرم داؤد احمد صاحب، مکرم منصور احمد صاحب قائد مجلس ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے ۔ اس کے علاوہ مکرم سید رفیع احمد صاحب اختر جبین صاحب اور دیگر متعدد خدام بھی موجود تھے ۔ ان مرکزی مبلغین کرام کو محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی گاڑی میں اسٹیشن سے قیام گاہ تک پہنچایا اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین ۔

صوبہ بہار کی تاریخ میں یہ پہلا اجتماع تھا اس لئے باوجود جون کی شدت گرمی کے مندرجہ ذیل جماعتوں سے مردوزن و اطفال و ناصرات کثیر تعداد میں جلسہ میں شریک ہوئے ۔ آرہ ۔ پٹنہ ۔ سیرت پور (سیوان) گیا ۔ مظفر پور ۔ آڑھا ۔ بھٹولی ۔ جمشید پور بکوڑ ۔ مونگیر ۔ غازی پور بلاری ۔

جماعت احمدیہ غازی پور کے خدام نے مکرم داؤد احمد صاحب کی نگرانی میں جلسہ گاہ کو رنگا رنگ کی جھنڈیوں سے خوب آراستہ کیا ۔ اسی طرح گیٹ کے ساتھ بک اسٹال لگایا گیا جس کے انچارج مکرم سید فخر الدین صاحب آف برہ پورہ ان کے ساتھ مکرم نذیر احمد خان صاحب مکرم ماسٹر انور حسین صاحب بطور معاون کے تھے ۔

کانفرنس کا افتتاح

کانفرنس کا پہلا اجلاس بوقت ساڑھے ساڑھے نو بجے شب احمدیہ بلڈنگ کے وسیع و عریض میدان میں قابل احترام پروفیسر ڈاکٹر شری رام جی سنگھ کی صدارت میں شروع ہوا ۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام نہایت خوش الحانی سے سنایا بعد ازاں مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج یوپی نے جماعت احمدیہ کی تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا مذہب اسلام ہے اور ہماری شریعت قرآن ہے اور ہمارا کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ہے نیز موجودہ دور میں امن کی ضرورت نیز جملہ پیشوایانِ مذاہب کا احترام کرنے کی اہمیت بیان کی اور کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر مفصل طور پر روشنی ڈالی ۔

پیغام حضرت صاحبزادہ ناظر صاحب اعلیٰ

بعدہٗ خاکسار نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کا وہ محبت بھرا پیغام احباب کو سنایا جو موصوف نے اس کانفرنس میں شریک ہونے والے احباب کے نام ارسال فرمایا تھا اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا سب سے پہلے عیسائی مذہب کے مقرر ریورنڈ T.S.C HONS نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت و سوانح پر کی ۔ بعدہٗ دوسری تقریر سردار گورمکھ سنگھ جی نے حضرت گورونانک دیو جی مہاراج کی سیرت پاک و تعلیمات پر کی ۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر پروفیسر ڈاکٹر لوگا نند داس نے شری رام چندر جی کی سیرت و سوانح پر کی بعدہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے خوش الحانی سے "آئینہ صفا" کے موضوع پر نظم سنائی ۔ اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم سید فضل احمد صاحب P.S.C پٹنہ نے انگریزی میں شری کرشن جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر کی ۔ بعدہ مکرم سید رفیع احمد صاحب نے نظم سنائی ۔ نظم کے بعد اجلاس کی چھٹی تقریر مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے سیرت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کی نمازیں اور آخری تقریر اس اجلاس کی مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے کی موصوف نے بانی جماعت احمدیہ کی سیرت و تعلیمات اور آپکے دعاوی پر مختصر رنگ میں روشنی ڈالی ۔

صدارتی خطاب

بالآخر شری رام جی سنگھ صدر مجلس و ممبر پارلیمنٹ نے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا صوبائی جلسہ واقعی دھرم کی ایکتا کا جلسہ ہے اور عالمی مذہب کا جلسہ ہے ۔ آپ نے بتایا کہ میں نے جماعت کے لٹریچر کو پڑھ کر دیکھا بہت خوشی ہوئی ہم سوچتے تھے کہ کیا کوئی ایسا مذہب ہو سکتا ہے جو عالمی مذہب ہو تمام دنیا کا مذہب ہو آج یہ ثابت ہوا کہ وہ عالمی مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے اس لئے ایسے مذہب کا جلسہ ہم چاہتے ہیں اور ایسا ہی مذہب ہر انسان چاہتا ہے ۔

نیز فرمایا حضرت مرزا صاحب نے جو اصول دنیا کے سامنے بتائے ہیں اب یہی اصول چل سکتے ہیں ۔ اب عالمی سیاست ہوگی اور عالمی مذہب ہوگا اور یہ عالمی مذہب احمدیت ہوگی اور یہ کامیاب ہوگا فرقہ وارانہ فساد اور لڑائیوں کے دن اب ختم ہو چکے ہیں ۔ اپنے ہندوستان کی یہی کچھ خاصیت ہے کہ اس میں احمدیت جیسے مذہب کی بنیاد پڑی اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے اس جلسہ میں ہر دھرم کے لوگ آئے اور پریم اور امن و اتحاد کی تعلیم کو سنا اور یہ خوشی کی بات ہے ۔

شکریہ محترم ڈاکٹر رام جی سنگھ صدارتی خطاب کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے صدر اجلاس کمشنر بھاگلپور، سپرنٹنڈنٹ بھاگلپور ڈی آئی جی بھاگلپور ۔ ایس ۔ پی بھاگلپور ۔ ۔ ۔

ریڈیو و پریس و احباب جماعت و معززین شہر کا شکریہ ادا کیا۔

قرآن کریم و احمدیہ لٹریچر کی پیشکش

اجلاس کے اختتام پر خاکسار نے بحیثیت انچارج مبلغ ڈاکٹر رام جی سنگھ کی خدمت میں قرآن کریم و احمدیہ لٹریچر کا نہایت ہی قیمتی تحفہ پیش کیا جسکو انہوں نے بخوشی قبول کیا اس کے علاوہ کمشنر صاحب بھاگلپور۔ ڈی آئی جی صاحب بھاگلپور مجسٹریٹ صاحب بھاگلپور اور مکرم ایس پی بھاگلپور کی خدمت میں بھی یہ محبت بھرا اور قیمتی تحفہ پیش کیا گیا۔

دعا: آخر پر مکرم مولوی عبدالحی صاحب فضل نے دعا کرائی اور بعد دعا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دعوتِ ولیمہ: پروگرام کے مطابق جماعت کے ایک بزرگ مکرم سید محمد عاشق حسین صاحب نے اپنے بیٹے مکرم محمد شریف عالم ڈپٹی کلکٹر کی شادی کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام بھی اسی شام کو کیا تھا جس میں کانفرنس میں شریک ہونے والے تمام مہمانانِ کرام نے شرکت فرمائی (اللہ) تعالیٰ ان کے لئے اس شادی کو بابرکت فرمائے اور ان کو اپنی طرف سے جزائے خیر دے آمین۔

کانفرنس کا دوسرا دن

مورخہ ۱۱؍ جون ۱۹۷۸ء کو کانفرنس کے دوسرے روز حسب پروگرام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تھا اجلاس سے کچھ وقت پہلے بارش شروع ہوئی جس کے پیشِ نظر احمدیہ مسجد کے احاطہ میں یہ جلسہ کیا گیا اور یہ بابرکت اجلاس مکرم مولوی عبدالحی صاحب فضل مبلغ انچارج یوپی کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے تلاوت قرآن کریم کی بعدہٗ مکرم سید عبدالنقی صاحب نے منظوم کلام سنایا۔

بعدہٗ خاکسار عبدالرشید ضیاء مبلغ انچارج نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تاریخی پس منظر اور اس کی اہمیت و غرض و غایت پر مفصل رنگ میں روشنی ڈالی

اس کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و استقلال پر روشنی ڈالی بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور امام مہدی کا ظہور کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

ازاں بعد مکرم سید فضل احمد صاحب S.D.O. نے "محسنِ انسانیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی بعدہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے مدح نبوی میں ایک نعت سنائی۔

ازاں بعد مکرم ماسٹر محمد عثمان صاحب آف بلاری نے "کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ بعدہ مکرم عزیزم سید عارف احمد صاحب آف مونگھیر نے نظم سنائی بعد ازاں مکرم سید عاشق حسین صاحب نے اپنے قبولِ احمدیت کی داستان سنائی اور اس سلسلہ میں ایمان افروز واقعات سنا کر احباب کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوئے۔

قبولِ احمدیت

اجلاس کے دوسرے روز ایک دوست نے بیعت کی جملہ بزرگان سے ان کے استقامت کے لئے دعا کی درخواست ہے

صدارتی خطاب

بالآخر صدر مجلس نے آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کی بصیرت افروز تشریح فرمائی۔

مشکریہ

آخر میں خاکسار نے جملہ مقررین حضرات و احباب جماعت اور مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا جو دور دور سے تشریف لا کر شامل جلسہ ہوئے اور آئندہ سالانہ کانفرنس کے بارے میں احباب کے سامنے پروگرام رکھا گیا۔ بعدہ مکرم مولوی عبدالحی صاحب فضل مبلغ یوپی نے دعا فرمائی۔ اسی طرح آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوگئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بابرکت نتائج نکالے اور سعید روحوں کو احمدیت کی آغوش میں لانے کا باعث ہو آمین

کانفرنس کے ایام میں مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا انتظام بھی احسن رنگ میں کیا گیا تھا مکرم منصور احمد صاحب قائد مجلس بھاگلپور نے مہمانوں کا استقبال اپنے معاونین کے تعاون سے نہایت تن دہی اور خدمت کے جذبہ سے کیا کھانا پکوانے کا انتظام مکرم ڈپٹی محمد ایوب صاحب ریٹائرڈ A.D.M. کے سپرد تھا انہوں نے اور ان کے معاونین مکرم عبدالرحمٰن صاحب خان، مکرم معین احمد خان صاحب اور مکرم محمد ایوب صاحب کیسٹ نے پوری تن دہی سے یہ خدمت سرانجام دی۔ صبح شام بروقت کھانا پکوا کر منتظمین تقسیم طعام کے سپرد فرماتے رہے جن میں مندرجہ ذیل خدام نے نمایاں رنگ میں خدمت کی۔ مکرم مسعود احمد صاحب۔ مکرم اختر حسین صاحب۔ مکرم اختر حسین صاحب قادیانی۔ مکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب۔ مکرم انور حسین صاحب۔ مکرم سید عبدالعزیز صاحب مکرم سید عارف احمد صاحب، مکرم اقبال احمد صاحب۔ مکرم ظفر احمد صاحب۔ مکرم مبین احمد صاحب۔ مکرم اعجاز احمد صاحب و مکرم مبارک احمد صاحب اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

قیام مبلغین کرام

مبلغین کرام کے قیام و طعام کا انتظام مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت کے دولت خانہ پر تھا اس عرصہ میں مرکزی مبلغین کرام کی خدمت و مہمان نوازی انہوں نے اور ان کے گھر والوں نے نہایت ہی احسن رنگ میں فرمائی اسی طرح مکرم خورشید عالم صاحب اور مکرم مسعود عالم صاحب نے بھی اپنے ہاں مبلغین کرام کی پُرتکلف دعوتیں کر کے دعا و ثواب کا موقعہ حاصل کیا اللہ تعالیٰ ان کو اجرِ عظیم عطا فرمائے آمین اس عرصہ میں عزیزہ ناظرہ یونس و عزیزہ مظفر یونس نے بھی مبلغین کرام کی خدمت کا فریضہ بجا لایا اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیوی علوم سے مالا مال کرے اور دین کا خادم بنائے آمین۔ مہمانانِ کرام کی رہائش کے لئے مندرجہ ذیل دوستوں نے اپنے مکانات میں سے بعض حصوں کو ان ایام میں منتظمین جلسہ کے سپرد کر دیا تھا۔

۱۔ مکرم ڈپٹی محمد ایوب صاحب ۲۔ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب ۳۔ مکرم خورشید عالم صاحب (۴) مکرم اے آر ثانی صاحب (۵) مکرم سید محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم منظور احمد صاحب آف بلاری — اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے

۰ — منبر کے تعین کے سلسلہ میں مکرم سید عبدالعظیم صاحب صدر جماعت بیرو پیڑہ مکرم سید فیروز الدین صاحب اور مکرم سید عبدالباقی صاحب اور مکرم شمس عالم صاحب نے تعاون فرمایا۔ ان کے علاوہ مکرم خورشید عالم صاحب، مکرم مسعود عالم صاحب، مکرم احمد رضا خان صاحب نے بھی نوازی تعاون دیا

۰ — اس جلسہ میں سٹیج سکرٹری کے فرائض خاکسار نے سرانجام دیئے اور اس روحانی اجتماع کے تقریری پروگرام ریکارڈ کرنے کے لئے آل انڈیا ریڈیو بھاگلپور کے نمائندے بھی آئے تھے اور اس کو ریڈیو سے ۱۷؍ جون کو نشر کیا۔

۰ — ایام کانفرنس تہجد و درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری رہا یہ فریضہ مبلغین کرام نے باری باری ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو احسن رنگ میں اجر دے۔ اور خاکسار کو بھی احسن رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق دے آمین

جرمنی میں تقریب شادی

محترم مکرم مولوی فضل الٰہی خان صاحب نائب ناظر امور عامہ کو جرمنی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان کے منجھلے بیٹے عزیز مکرم انعام الٰہی خان صاحب کی شادی خانہ آبادی کی تقریب بتاریخ ۲۲؍۶؍۷۸ عمل میں آئی محترم امام منصور احمد خان صاحب نے ازراہ شفقت چار روز کے لئے دولہا دلہن کا قیام مشن میں ہی کر دیا اس کے بعد مورخہ ۲۶؍۶؍۷۸ کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں احباب جماعت کے علاوہ ایک معقول تعداد غیر از جماعت دوستوں کی بھی شامل ہوئی۔ محترم خان صاحب کی بہو محترمہ عابدہ صاحبہ بتاریخ ۲۱؍۶؍۷۸ بذریعہ طیارہ پاکستان سے سوئٹزرلینڈ پہنچیں وہاں سے مکرم شوکت حیات صاحب نے بذریعہ کار فرینکفورٹ (جرمنی) تک اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئے اس کے اگلے روز ہی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس کے سارے انتظامات محترم امام منصور احمد خان صاحب نے فرمائے فجزاہم اللہ تعالیٰ

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے موجب برکات و ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواست دعا: میری ہمشیرہ سیدہ نزہت آراء کا ۱۰؍ جون ۱۹۷۸ء سے B.A کا فائنل امتحان شروع ہو رہا ہے خاکسار کا بھی B.Sc. فائنل کا امتحان جولائی سے ہونے والا ہے احباب جماعت ہماری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار: سید بشیر احمد قائد مجلس مونگھیر (بہار)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا کامیاب تبلیغی سفر یورپ

غلبہ اسلام کی پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی، عیسائیت کے خلاف جماعت احمدیہ کے جہاد اور مغربی اقوام کی چلینج ایبل کا ایمان افروز تذکرہ

ڈچ مردوں، ڈچ خواتین اور دیگر نو مبائعین کی جماعت احمدیہ میں شمولیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک تبلیغی سفر یورپ کے ایمان افروز کوائف قدرے تفصیلی رنگ میں جو مکرم ملک یوسف صاحب شاہد ایم اے کی طرف سے قسط وار اخبار الفضل کی اشاعتوں میں شائع ہو رہے ہیں ان کی اب تک دو قسطیں ۱۰ ر تا ۱۹ ر مئی اور ۲۰ ر تا ۲۸ ر مئی بدر کی گذشتہ دو اشاعتوں میں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ ذیل میں اس سلسلہ کی تیسری قسط جو ۲۸ ر مئی تا ۳۱ ر مئی ۱۹۷۸ء کی رپورٹ پر مشتمل ہے پیش کی جا رہی ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

ایمسٹرڈم میں حضور کا استقبال

جیسا کہ میں اپنی گذشتہ رپورٹ میں بتا چکا ہوں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قافلے سمیت ۲۸ ر مئی بروز اتوار فرینکفرٹ سے ہالینڈ کے دورے پر روانہ ہوئے اور بذریعہ ہوائی جہاز پانچ بجکر پچاس منٹ پر (ہندوستانی وقت کے مطابق رات ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ) پر ایمسٹرڈم کے فضائی مستقر پر اترے جہاں مکرم اللہ بخش صاحب شاہد امام مسجد مبارک ہالینڈ، مکرم ناصر احمد صاحب شمس نائب امام کے علاوہ ڈچ اور پاکستانی دوست خاصی تعداد میں حضور کے استقبال میں چشم براہ تھے ائیرپورٹ پر استقبال کرنے والوں میں مکرم محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے امیر جماعہائے احمدیہ نائیجیریا، مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب ایم ایس سی پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کانو بھی شامل تھے یہ تینوں دوست لنڈن میں منعقد ہونے والی عالمی کسر صلیب کانفرنس میں شمولیت کے لئے نائیجیریا سے لندن جاتے ہوئے ایمسٹرڈم میں حضور کی ملاقات کے لئے ٹھہر گئے تھے۔ حضور نے سب دوستوں سے مصافحہ کیا اور پھر ۷.۰۰.۱۲ کے ایک ڈچ افسر آن ڈیوٹی کی معیت میں V.I.P لاؤنج میں تشریف لائے۔ جہاں محترمہ امۃ الحفیظ ہمزہ بخشی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ، مسز بشریٰ حمید صاحبہ اور ایک نو مسلمہ ڈچ خاتون مسز بیکمان صاحبہ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

احمدیہ مسلم مشن ہیگ میں آمد اور تشریف آوری

پاسپورٹوں پر ENTRY کی مہریں لگانے اور سامان کی ترسیل کا کام ڈچ افسر نے خود انجام دیا۔ یہ دونوں مرحلے چند منٹوں میں طے پا گئے تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر کار احمدیہ مسلم مشن ہیگ روانہ ہوئے مکرم عبد العزیز جمن بخش صاحب کو حضور کی موٹر ڈرائیو کرنے کی خصوصی سعادت حاصل ہوئی۔ ہیگ میں ہماری مسجد جو ہالینڈ میں پہلا اور واحد خدا کا گھر ہے جہاں پنج وقتہ خدائے واحد لاشریک کی عبادت کی جاتی ہے۔ ایمسٹرڈم سے پچاس کلو میٹر پر ایک خوبصورت علاقے اور پُر سکون ماحول میں واقع ہے۔

حضور کی سواری جب مشن ہاؤس پہنچی تو مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب نے آگے بڑھ کر حضور کا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا مشن ہاؤس کے سامنے ایک قطار میں جماعت وار کھڑے دوستوں نے **اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا** کہا حضور نے جب دوستوں سے مصافحہ کیا ایک معمر ڈچ جن کا نام برخان ہے۔ وہ احمدی تو نہیں لیکن حضور انور سے بڑی عقیدت رکھتے ہیں وہ اپنی بیگم صاحبہ کے ساتھ حضور کا استقبال کرنے والوں میں شامل تھے ان کے علاوہ اور بھی کئی غیر از جماعت دوست تشریف لائے تھے اس کے بعد حضور اپنے خدام کے جلو میں مشن ہاؤس کے لان میں تشریف لے گئے اور ایک بہت بڑے آرائشی خیمہ کے نیچے ایک سو سے زائد دوستوں سے (جن میں ایک خاصی تعداد غیر از جماعت معززین کی تھی۔) گفتگو فرماتے رہے مشن ہاؤس کے لیکچر روم میں پچاس سے زائد عورتیں اور بچے حضور کی تشریف آوری کی خوشی میں جمع تھے۔

غلبہ اسلام کی پیشگوئیاں ضرور پوری ہونگی

اس موقعہ پر حضور نے احباب سے گفتگو کے دوران فرمایا مذہبی لحاظ سے اس وقت اسلام کا دو بڑی طاقتوں کے ساتھ زبردست مقابلہ ہو رہا ہے ایک اشتراکیت اور دہریت ہے اور دوسری عیسائیت ہے۔ یہ اتنی بڑی طاقتیں ہیں اور انہیں اتنے زیادہ وسائل حاصل ہیں کہ بظاہر یہ بات ناممکن معلوم ہوتی ہے کہ اسلام فتح پائے گا لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بشارت دی ہے کہ بالآخر یہی ہاریں گے۔ اور اسلام ہی جیتے گا۔

اسی ضمن میں حضور نے دو پیشگوئیاں بیان فرمائیں جو محیّر العقول رنگ میں پوری ہو چکی ہیں ایک زار روس کی تباہی کے متعلق پیشگوئی تھی جو اس وقت کی گئی تھی جب کہ لینن نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ سر جوڑ کر ابھی انقلاب کے متعلق سوچا بھی نہیں تھا۔ چنانچہ بعد میں اشتراکی انقلاب میں زار روس کی حالتِ زار اور عبرتناک تباہی نے پیشگوئی کو حرف بحرف پورا کر دکھایا۔ اسی طرح ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت کے متعلق اس وقت پیشگوئی کی گئی تھی جب مغربی طاقتیں ساری دنیا پر چھائی ہوئی تھیں اور وہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں کہ مشرقی افق پر بھی کوئی بین الاقوامی طاقت ابھر سکتی ہے جس سے کوریا متأثر ہو لیکن واقعات نے اسے سچ کر دکھایا چنانچہ پہلی دفعہ جو مشرقی ملک ایک طاقتور ملک بن کر سامنے آیا وہ جاپان تھا اس نے روس کو شکست دی جس کے نتیجہ میں کوریا کی حالت نازک صورت اختیار کر گئی۔ پھر دوسری دفعہ جب چین ایک عالمی طاقت بن کر ابھرا تو اس وقت بھی کوریا کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی۔ اب یہ ایک کھلا نشان ہے ۱۹۰۴ء میں جب یہ پیشگوئی کی گئی تھی یہ باتیں بالکل ان ہونی معلوم ہوتی تھیں اس وقت کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جاپان اور چین ایک عظیم مشرقی طاقت بن کر ابھر یں گے لیکن وقت آنے پر خدا کی باتیں پوری ہوئیں۔ اسی طرح دوسری پیشگوئیاں بھی اپنے اپنے وقت پر پوری ہونگی اور اسلام کو عالمگیر غلبہ حاصل ہو کر رہے گا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ وباللہ التوفیق۔

۲۹ ر مئی۔ مکرم امام بشیر احمد خان صاحب رفیق لنڈن سے بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لائے حضور نے انہیں بین الاقوامی کسر صلیب کانفرنس کے بارہ میں ضروری مشورہ اور ہدایات کے لئے طلب فرمایا تھا۔ امام صاحب دو تین گھنٹے ٹھہرنے کے بعد واپس لنڈن تشریف لے گئے

عیسائیت کے خلاف احمدیت کا جہاد

رات عشاء کی نماز کے بعد حضور مشن ہاؤس کے لیکچر روم میں تشریف لائے اور قریباً ایک گھنٹے تک احباب میں رونق افروز رہے۔ آپ کی گفتگو کا موضوع عیسائیت کے خلاف وہ زبردست جہاد تھا جو احمدیت نے کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے آج سے ۸۶/۸۷ سال پہلے شروع کیا گیا تھا اور جو آندھیوں اور طوفانوں میں اپنی منزلیں طے کرتے ہوئے اب اس مقام پر آن پہنچا ہے جہاں خدا کے فضل سے یہ مقابلہ ایک نیا رُخ اختیار کرنے والا ہے اور تاریخ احمدیت میں ایک نئے باب کا آغاز ہونے والا ہے خدا کرے ایسا ہی ہو۔

لنڈن کے پادریوں کی طرف سے ایک پریس ریلیز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ان کا یہ کہنا کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں اعتراف شکست کے مترادف ہے فرمایا موجودہ تہذیب کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ لوگ فوراً Compromise پر تیار ہو جاتے ہیں یعنی کچھ دو اور کچھ لو کے اصول پر صلح کا نعرہ بلند کر دیتے ہیں فرمایا ہم تو حق و صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔ صداقت کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر استوار نہیں ہوتی وہ تو جہاں لینا ہوتا ہے سارا لیتی ہے اور جہاں دینا ہوتا ہے سارا دیتی ہے۔

حضور نے فرمایا احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے فتنہ و فساد کے ہر پہلو سے ہمیں محفوظ رکھے۔ کسرِ صلیب کی یہ مہم بھی کامیابی سے سر ہو اور غلبۂ اسلام کے لئے یہ کانفرنس ایک سنگِ میل ثابت ہو۔

احباب سے ملاقاتیں

۱۰ر مئی صبح گیارہ بجے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر حضور نے لیکچر روم میں تشریف فرما ہو کر احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ پہلے انفرادی طور پر اور پھر فیملی ملاقاتیں ہوئیں آخر میں حضور نے ڈیوٹی پر مامور مجلس خدام سے اجتماعی ملاقات فرمائی جو حضور کے یہاں قیام کے سلسلہ میں مختلف شعبوں میں اہم خدمات بجا لانے میں بڑے اخلاص اور تندہی سے کوشاں ہیں۔

۱۴ چودہ افراد کی بیعت

یہ امر نہایت خوشی کا موجب ہے کہ حضور کے اس دورے میں مکرم اللہ بخش صاحب شاہد امام مسجد ہالینڈ نے حضور کی خدمت دو ڈچ مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ دس غیر مبایعین کی بیعتیں منظوری کے لئے پیش کیں جنہیں حضور نے منظور فرمایا اور ان کی استقامت کے لئے دعا کی ان میں محترم محمد بدلو صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بدلو صاحب جنوبی امریکہ سے تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے خود اپنی بیگم صاحبہ اور سات بچوں سمیت بیعت خلافت کی سعادت حاصل کی۔ ان کے والد محترم ابراہیم بدلو صاحب بھی حضور کی ملاقات کے لئے موجود تھے گذشتہ جلسہ سالانہ کے بعد وہ ربوہ بھی تشریف لے گئے تھے۔ محترم محمد بدلو صاحب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لنڈن میں ہونے والی عالمی کانفرنس کسرِ صلیب میں شمولیت کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا اگر ان کے حالات اجازت دیتے ہوں اور جتنا وقت لنڈن میں ٹھہر سکتے ہوں اتنے وقت کے لئے ضرور اس تقریب میں شامل ہو کر مستفید ہوں (بعد کی اطلاع کے مطابق محترم بدلو صاحب کانفرنس میں شمولیت کی خاطر لنڈن میں پہنچ چکے ہیں)

مغربی اقوام کی بے اطمینانی اور اس کا علاج!

عشاء کی نماز کے بعد حضور اس روز بھی خاصی دیر تک لیکچر روم میں تشریف فرما رہے۔ عیسائی ملکوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ان کے نظریات اور خیالات میں ان کے رہن سہن اور وضع قطع میں تغیر و تبدل کا عمل برابر جاری ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ یہ لوگ مذہبی اور معاشرتی اعتبار سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ اطمینان انہیں اسلام دے سکتا ہے۔ اسلام سے باہر ہلاکت ہے اس لئے یہ قومیں جتنی جلدی اسلام قبول کریں گی اتنا ہی ان کے لئے اچھا ہے اور جتنی دیر کریں گی اتنی ہی خطرناک تباہی سے دوچار ہوتی چلی جائیں گی ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور وہ اسلام کے آبِ حیات سے نئی زندگی پائیں۔

ایمان کی حقیقت

آپ نے فرمایا جہاں تک ایمانیات کا تعلق ہے کسی شخص کا صرف یہ کہنا کہ وہ توحید حقیقی کو مانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتا ہے کافی نہیں۔ حقیقی ایمان کے لئے ضروری ہے کہ انسان دل سے تصدیق کرے زبان سے اس کا اقرار کرے اور عمل سے اس کی توثیق کرے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو دیکھو ان کے ایمان کتنے اعلیٰ اور مضبوط تھے۔ دنیا نے ان کو ہر قسم کا دکھ پہنچایا اور تکلیف دی اور ایذا رسانی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی لیکن وہ ہر آزمائش پر پورے اترے انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں دے دیں لیکن اپنے ایمان پر کوئی آنچ نہ آنے دی۔ فرمایا میں اپنے نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اب بھی پیار کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ وہ پیار لینے کے لئے مجسمۂ صدق و صفا بن جائیں۔

اجتماعی دُعا

آخر میں حضرت صاحب نے احباب سے فرمایا کہ چونکہ بہت سے دوست اسی وقت رخصت ہوں گے اس لئے میں ابھی دعا کرا دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب دوستوں پر فضل فرمائے۔ اور ہر دکھ اور تکلیف سے بچائے رکھے دوست یہ دعا بھی کریں کہ لنڈن میں ہونے والی عالمی کسرِ صلیب کانفرنس میں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے اور اسلام کی فتح ہو حضور کی اقتداء میں اجتماعی دعا پر یہ بابرکت مجلس ساڑھے گیارہ بجے شب اختتام پذیر ہوئی۔

ہالینڈ سے روانگی

۱۱ر مئی۔ صبح نو بجے حضور مع قافلہ ایمسٹرڈم روانہ ہوئے روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ ہوائی اڈے پہنچنے پر حضور V.I.P لاؤنج میں تشریف لے گئے یہاں ایک ذمہ دار ڈچ خاتون حضور کو قافلے اور سامان سمیت بسہولت جہاز پر سوار کرانے کے لئے موجود تھی۔ برادرم اللہ بخش شاہد، ناصر احمد شمسی ہمارے ڈچ نومسلم احمدی بھائی عبد الحمید مع بیگم صاحبہ، عبد العزیز فرانخن، عبد العزیز جن بخش صاحب مع بیگم صاحبہ، لئیق احمد صاحب اور چوہدری ظفر احمد صاحب کے علاوہ کئی دوسرے احباب نے بھی حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ۱۰ بجے حضور برٹش ائرویز کی فلائٹ B.E 403 پر سوار ہوئے جو دس منٹ بعد لنڈن کو محو پرواز تھی۔ یہ وہی منزل تھی جس پر حضرت امام ہمام ایدہ اللہ الودود کے بخیریت پہنچنے اور اہم مقاصد دینیہ میں کامیاب و کامران ہونے کے لئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے احمدی دعا گو ہیں۔

لنڈن میں ورودِ مسعود

ہوائی جہاز قریباً ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد لنڈن ٹائم کے مطابق گیارہ بجے قبل دوپہر HERT HROW ایرپورٹ پر اترا مکرم امام بشیر احمد خان رفیق نے آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا اس کے بعد حضور امام صاحب کی معیت میں سیدھے V.I.P لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، پروفیسر عبد السلام صاحب، گیمبیا کے ہائی کمشنر انگلستان کے مبلغین نے حضور کا استقبال کیا۔ محترمہ مسز سلام صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ لنڈن نے چند دیگر خواتین کے ساتھ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا یہاں حضور جتنا عرصہ ٹھہرے رہے ہائی کمشنر صاحب سے مغربی افریقہ خصوصاً گیمبیا کے حالات دریافت فرماتے رہے اور پھر پریس کانفرنس میں تشریف لے گئے جہاں بعض مشہور انگریزی اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے فوٹو گرافر موجود ایک خاتون رپورٹر نے حضور سے انٹرویو لیا اور اسلام میں عورت کے مقام سے متعلق سوال کئے اس کا ایک سوال یہ بھی تھا کہ آپ یہاں آکسفورڈ میں پڑھتے رہے ہیں اور اس کے بعد بھی کئی دفعہ انگلستان تشریف لائے ہیں آپ نے اس عرصہ میں یہاں کی زندگی میں کیا تبدیلیاں محسوس کی ہیں؟ پریس انٹرویوز کی مکمل رپورٹ انشاء اللہ اگلی قسط میں سپرد قلم کروں گا۔

مشن ہاؤس میں والہانہ استقبال

ائرپورٹ سے حضور احباب جماعت کی معیت میں مشن ہاؤس روانہ ہوئے راستہ میں پانچ مقامات کے احمدیوں نے بر لب سڑک رنگا رنگ جھنڈیوں اور استقبالیہ قطعات کے ساتھ حضور کو خوش آمدید کہا۔ بالآخر حضور کی کار جب گریسن ہال روڈ پر واقع مشن ہاؤس میں داخل ہوئی تو ایک ہزار سے زائد احباب جماعت نے جن میں عورتیں اور بچے اور ۱۷ ملکوں کے نمائندے اور زائرین بھی شامل تھے۔ نہایت گرمجوشی سے حضور کا استقبال کیا تمام دوست مشن ہاؤس کے لان میں گول دائرہ کی شکل میں نہایت وقار سے صف بستہ کھڑے تھے۔ حضور نے باری باری سب سے مصافحہ کیا مصافحہ کرتے وقت کسی دوست کو اپنا تعارف کرانے کی شاید ہی ضرورت پیش آئی ہو ورنہ خود حضور ہی ہر ایک کا نام لے کر بڑی محبت اور شفقت سے ہاتھ ملاتے اور ان کی خیریت بھی دریافت فرماتے رہے۔ حضور کی تشریف آوری کی خوشی میں یہاں مشن ہاؤس کو خوشنما جھنڈیوں اور استقبالیہ فقرات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں پر مشتمل رنگا رنگ قطعات سے سجایا گیا تھا۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے نمائندہ وفود اور زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ مشن کے زیر اہتمام خدام رضاکارانہ طور پر دن رات کام کر رہے ہیں۔ ائرپورٹ سے مہمانوں کو مشن ہاؤس لانے ان کے قیام و طعام کا انتظام کرنے یا ان کی رہائش گاہوں تک بسہولت پہنچانے کا کام اس عمدگی سے سر انجام دے رہے ہیں کہ ربوہ کے جلسہ سالانہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

دُعائے مغفرت

خاکسار کے چچا زاد بھائی مکرم گلزار احمد صاحب لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۲۵ رمئی کو ربوہ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام میرے بھائی کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:
بشیر احمد خادم درویش
قادیان

دنیا بھر میں لنڈن کی کسرِ صلیب کانفرنس کا قبل از انعقاد غیر معمولی چرچا

مختلف ملکوں کے مذہبی اور علمی حلقوں کی طرف سے اس انعقاد میں گہری دلچسپی کا اظہار

اس کے انتظامات اور وسیع پیمانہ پر تشہیر کے متعلق لنڈن کے اخبار "پٹنی ہیرلڈ" کا خصوصی نوٹ!

جماعت احمدیہ انگلستان کے زیرِ اہتمام "مسیح کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر جو بین الاقوامی کانفرنس کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لنڈن کے آڈیٹوریم میں ۲ تا ۴ جون ۱۹۷۸ء منعقد ہوئی اور جس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خطاب فرمایا اس کا اس کے انعقاد سے عرصہ قبل ہی دنیا بھر میں غیر معمولی چرچا شروع ہو گیا تھا اور اس کے انعقاد کا اعلان ہونے کے ساتھ ہی مختلف ممالک کے مذہبی اور علمی حلقوں نے اس میں گہری دلچسپی لینی شروع کر دی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف ریڈیو اسٹیشنوں سے نیوز بلیٹنز اور اخبارات کے ذریعہ اس کی وسیع پیمانہ پر تشہیر کی۔ اس کا اندازہ لنڈن کے اخبار "پٹنی اینڈ روہیمپٹن ہیرلڈ" کے ایک تفصیلی نوٹ سے لگایا جا سکتا ہے جو اس نے اپنے یکم جون ۱۹۷۸ء کے ایک خصوصی شمارہ میں "آج کی دنیا کی نگاہیں احمدیہ کانفرنس پر لگی ہوئی ہیں" کے زیرِ عنوان شائع کیا۔ اس نوٹ کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

"اس ہفتہ کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ لنڈن میں ایک ایسی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آ رہا ہے۔ جس کے مجوزہ انعقاد کی خبر دنیا بھر میں مشتہر کئے جانے کے تحت پہلے ہی شائع ہو چکی ہے۔ کانفرنس کا موضوع ہے "مسیح کی صلیبی موت سے نجات"۔ یہ موضوع ... مالی اور جنوبی امریکہ، یورپ اور افریقہ اور اسی طرح مشرقی ... ایجنسیوں ... اور ریڈیو کے وسیع نشریاتی رابطوں اور اخبارات و رسائل کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کا موجب ہو چکا ہے اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ممتاز ماہرینِ آثارِ قدیمہ، مستشرقین، علماء اور مختلف مذاہب کے دینی علوم میں دسترس رکھنے والے فضلاء ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور خاص اس موضوع پر انہوں نے باہم تبادلۂ خیالات کیا ہو۔

ویسٹ منسٹر کے رومن کیتھولک آرچ بشپ کارڈینل ہیوم نے اس کانفرنس میں ایک مبصر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے کلیسیائے انگلستان کے نمائندے بھی اس میں موجود ہوں گے۔ مزید براں آزاد گرجاؤں سے تعلق رکھنے والے بہت سے پادریوں کے انفرادی گروپوں نے بھی کانفرنس میں اپنے لئے نشستیں مخصوص کرائی ہیں۔

یہ کانفرنس جو تین روز جاری رہے گی کل (دو) جون جمعہ کے روز سے شروع ہو رہی ہے آخری روز سب سے اہم خطاب حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کا ہوگا آپ کانفرنس سے خطاب فرمانے کی غرض سے طویل ہوائی سفر طے کرکے پاکستان سے یہاں تشریف لائے ہیں۔

لنڈن میں اپنے قیام کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح دار العوام میں منعقد ہونے والی ایک استقبالیہ دعوت میں مہمانِ خصوصی ہوں گے اس استقبالیہ کا اہتمام مسٹر ٹام کاکس رکن پارلیمنٹ آپ کو برطانیہ میں باضابطہ طور پر خوش آمدید کہنے کی غرض سے کر رہے ہیں۔ توقع ہے کہ آخری روز خلیفۃ المسیح ثالث کے خطاب سے ایک ہزار سامعین مستفیض ہوں گے۔

پٹنی میں واقع مسجد لنڈن سے گروپ کے گروپ کانفرنس میں شرکت کے لئے کامن ویلتھ انسٹی ٹیوٹ روزانہ جایا کریں گے بسیں کاریں لوگوں کو مڈلینڈز سے ہی نہیں بلکہ برطانیہ کے دور دراز علاقوں مثلاً ایبرڈین اور ملا فی ماؤتھ سے بھی لایا کریں گی بیرونی ممالک کے مندوبین بھی سینکڑوں کی تعداد میں کانفرنس میں شریک ہوں گے ان میں ریاستہائے متحدہ امریکہ، پولینڈ، یوگوسلاویہ اور مغربی افریقہ کے بیشتر ممالک کے مندوبین کے گروپس بھی شامل ہوں گے پٹنی اور کینسنگٹن کی پولیس نے کانفرنس کے موقعہ پر موٹر گاڑیوں اور بسوں کی آمد و رفت کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے ہیں۔

ایک سو سے زائد ٹیلیویژن اور ریڈیو کے نامہ نگاروں، صحافیوں اور صحافی فوٹو گرافروں نے کانفرنس میں داخلے کے ٹکٹ طلب کئے ہیں۔ کانفرنس اور خلیفۃ المسیح الثالث کے دورۂ برطانیہ کی دیگر مصروفیات کی ایک فلم بھی تیار کی جائے گی۔

کانفرنس کے انتظامات امام مسجد لنڈن مسٹر بی۔ اے رفیق کی نگرانی میں پایۂ تکمیل کو پہنچے ہیں انہوں نے ایک ملاقات میں بتایا کانفرنس کے انعقاد کا منصوبہ ایک ایسا وسیع منصوبہ ہے جسے سینکڑوں رضاکاروں نے بلا مبالغہ ہزاروں گھنٹوں تک مصروفِ کار رہ کر پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں کئی زبانوں میں ان لوگوں کے ساتھ خط و کتابت کرنا پڑی ہے جو زیرِ بحث موضوع پر اپنی تحقیق کو دنیا میں منظرِ عام پر لانے کی غرض سے اس موقع پر لنڈن آ رہے ہیں ہمیں کانفرنس کا ہی اہتمام نہیں کرنا تھا بلکہ مہمانوں کی رہائش کا، کانفرنس سے متعلق پمفلٹس، ٹکٹس اور دوسرے لٹریچر کی تیاری و طباعت کے انتظامات سے بھی عہدہ برآ ہونا تھا یہ ایک عظیم لیکن ازحد دل خوش کن مہم تھی جسے ہم نے دلی بشاشت کے ساتھ سر کیا ہے۔

یہ تمام تفصیلات بتانے کے بعد آخر میں مسٹر بی۔ اے رفیق نے کہا کہ اگر مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے مسئلہ پر ہم نئے پہلوؤں کو اجاگر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری محنت ٹھکانے لگی اور ہمیں اس کا خاطر خواہ صلہ مل گیا۔"

ترجمہ از Putney and Roehampton Herald اشاعتِ خصوصی مؤرخہ یکم جون ۱۹۷۸ء صفحہ اوّل

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

تاریخی دینی ادارہ مدرسہ احمدیہ کی تعمیرِ نو کے لئے مخلصانہ وعدے

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے احبابِ جماعت کے دلوں میں قربانی کا نہایت قابلِ قدر جذبہ پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ کی تعمیرِ نو کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے جو تحریک کی گئی تھی اس کے جواب میں بلا تاخیر بعض مخلصین کی طرف سے وعدے اور رقوم آنا شروع ہو گئی ہیں بعض مخلصین نے ایک ایک کمرہ کے مکمل اخراجات کے وعدے ارسال فرمائے ہیں اور بعض نے اپنی استطاعت کے مطابق ایک سو۔ دو سو یا ہزار روپیہ کی رقوم ارسال فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور جزائے خیر بخشے۔

جماعت کے جو دوست استطاعت رکھتے ہوں ان کے لئے اس صدقہ جاریہ کے لئے مالی قربانی کا بہت عمدہ موقع ہے اور نظارت ہذا ان کے مخلصانہ وعدوں کی منتظر ہے۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

دعائے مغفرت:

انگلینڈ سے ۲۶/۲۸ کو بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع ملی ہے کہ میرے والد محترم میاں اللہ دتہ صاحب گنائی جلنگم کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر میرے والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور ہم جملہ پسماندگان کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے اور صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:
خورشید عالم احمدی ریڈیو والا۔ نیا محلہ
برہان پور ضلع کھانڈوا ایم پی

لندن کی کسرِ صلیب کانفرنس سے حضور ایدہ اللہ کا معرکہ آراء خطاب (بقیہ صفحہ اوّل)

عیسائیوں سے مخاطب ہوں۔ میرے دل میں ان کی سچی اور گہری ہمدردی سمندر کی طرح موجزن ہے۔ میں ان کے مصائب دیکھ کر بے چین اور اُنکی تکالیف پر مغموم ہوں۔ یہ مصائب اسلئے پیدا ہوئے ہیں کہ انہوں نے خدائے رحمان و رحیم کو فراموش کر دیا ہے۔ میں انہیں اس خدا کے احسان یاد دلاتا ہوں اور اس کی طرف بلاتا ہوں جس نے ہماری پیدائش سے بھی پہلے ہماری ضروریات مہیا کر دی تھیں اور ہماری خوشحالی کے سامان پیدا کر دیئے تھے لیکن وہ چیزیں جو ہماری امن و سلامتی کا ذریعہ بنی چاہئیں تھیں انہیں دنیا نے فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے استعمال کیا۔ خدا کی نعمتوں کی ناشکری کے نتیجہ میں وہ اپنے پیدا کرنیوالے خدا سے منقطع ہو گئے۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے بڑی تحدّی سے فرمایا کہ اب بھی وقت ہے۔ مسیحی دنیا اپنے آپ کا جائزہ لے، اپنے خالق و مالک خدا کو پہچانے، اپنے گناہوں کی معافی کیلئے خدا کے حضور سچے دل سے توبہ کرے۔ گناہوں کے احساس سے جب انسان کی آنکھوں سے اشک ندامت ٹپکنے لگتے ہیں اور دل میں خدا سے ملنے کی سچی تڑپ پیدا ہوتی ہے تو یہی تبدیلی انسان کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ نجات مسیحؑ کی صلیبی موت پر ایمان لانے سے نہیں راست بازی اختیار کرنے میں ہے۔ پس عیسائیوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ خدائے واحد لاشریک پر ایمان لائیں اور اس کی اطاعت میں اپنی گردنیں جھکا دیں کہ اسی میں اُن کی بہتری ہے۔

حضور نے فرمایا اب نجات کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی ہے اس لئے میں عیسائی دنیا کو اُن راہوں کی طرف بلاتا ہوں جن پر چل کر انسان خدا کو پا لیتا ہے اور وہ دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ آج بھی دعوت فکر و عمل دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اگر تم حضرت بانیٔ اسلامؐ کی پیروی کرو گے تو خدا تم سے محبت کرنے لگ جائے گا اور تم اس کی یہ پیاری آواز سنو گے کہ

جے توں میرا ہو رہیں۔ سب جگ تیرا ہو۔

آپ نے فرمایا خدا کی محبت کے مقابلہ میں دنیا کی خوشیاں اور لذتیں ہیچ ہیں۔ میں عیسائی دنیا سے کہتا ہوں کہ اصل خوشی خدا کی محبت اور رضائے الٰہی میں ہے۔ محبت الٰہی پانے کا دروازہ اب بھی کھلا ہے مگر یہ اُسی کیلئے کھلتا ہے جو اسے کھٹکھٹاتا ہے۔ تمہارے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں تم آگے بڑھو اور مسیح محمدی کے اس نائب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کرو کہ اسی میں تمہاری بھلائی اور تمہاری آنیوالی نسلوں کی خوشحالی کا راز مضمر ہے۔ اگر تم نے اس آواز پر کان نہ دھرے تو پھر یاد رکھو ایک خوفناک تباہی تمہاری منتظر ہے جس کے متعلق میں گیارہ سال پہلے بھی متنبہ کر چکا ہوں۔

ایک عہد آفریں اعلان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تاریخی تقریر کے معاً بعد برٹش کونسل آف چرچز کی اس دعوت کو قبول کرنے کا اعلان فرمایا جس میں لندن کانفرنس کے حوالے سے یہ کہا گیا تھا کہ وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ باہمی بات چیت اور تبادلۂ خیالات کرنے پر تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک بڑا ہی امید افزا اعلان ہے اس سے توقع کی جاتی ہے کہ اگر عیسائیوں کو پیار کے ساتھ اور احسن طریق سے مسائل سمجھانے کے مواقع میسر آ گئے تو وہ اپنے غلط عقائد کو چھوڑ کر اس بات کو تسلیم کر لیں گے کہ "MAY SEEM" نہیں بلکہ یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر ملعون موت مرے اور اس معصوم اور بے گناہ کو دوسروں کے گناہوں کی سزا ملی یہ درحقیقی طور پر ایک بہتان اور خدا کی صفت عدل کی ہتک کے مترادف ہے۔

سیّدنا حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس بولیٹن میں تسلیم کیا گیا ہے کہ مسیحیت غیر مذاہب کے خلاف جارحانہ اور منفی قسم کے حملے کرتی رہی ہے اور ان حملوں میں جو زبان استعمال کی جاتی رہی ہے وہ بھی بسا اوقات پسندیدہ نہیں رہی لیکن ہم اس بات سے خائف نہیں کرتے کہ جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ یا اس عقیدہ کا اظہار یا اس اظہار کیلئے کسی کانفرنس کا انعقاد کہ حضرت مسیحؑ خدا کے بزرگ رسول تھے اور ایسی باتیں انکی طرف منسوب نہیں کی جانی چاہئیں جو انکی رسالت اور بزرگی کے خلاف ہوں، یہ بھی مسیحی حملوں کی طرح ایک جارحانہ منفی اظہار ہے۔

حضور نے فرمایا مذکورہ اخباری بیان میں اس خطرہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ شاید ہماری اس کانفرنس کے انعقاد سے لوگوں کی دل آزاری ہو اس لئے میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کانفرنس کے منعقد کرنے سے ہمارا مقصد قطعاً کسی کی دلآزاری نہیں چنانچہ جیسا کہ لوگوں نے دیکھ اور سن لیا ہے لندن کانفرنس کی تمام کارروائی کے دوران حضرت مسیح علیہ السلام کا نہایت عزت و احترام سے نام لیا جاتا رہا۔

آپ نے فرمایا اس پریس ریلیز میں یہ اعلان بھی کیا گیا ہے کہ اسلامی فرقوں کا جماعت احمدیہ سے اختلاف ہے۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ سارے اسلامی فرقے اپنے باہمی اختلاف کے باوجود اللہ تعالیٰ کی توحید، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپؐ کے خاتم النبیین اور افضل الرسل ہونے پر اتفاق کرتے ہیں اور جب توحید یا تثلیث کی باتیں ہوں تو ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔

کسرِ صلیب کی نئی مہم

حضور نے فرمایا ہم خوش ہیں کہ دی برٹش کونسل آف چرچز نے اب جماعت احمدیہ کو باہمی بات چیت اور تبادلۂ خیالات کرنے کی دعوت دی ہے کہ یہ تبادلۂ خیال لندن میں یا کسی اور جگہ ہو سکتا ہے۔ ہم اس دعوت کو قبول کرتے ہیں۔ یہ تبادلۂ خیال محبت اور شائستگی کی فضا میں ہونا چاہیئے۔ ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ یہ تبادلۂ خیال لندن میں اور لندن کے علاوہ دوسری جگہوں میں بھی ہو۔ بہتر یہ ہے کہ لندن، روم، مغربی افریقہ کے کسی ملک کے دارالخلافہ، کسی ایشیائی ملک کے دارالخلافہ اور امریکہ میں باہمی رضامندی سے مقررہ تاریخوں میں اور ایسی شرائط کے ساتھ ہو جن کی تفصیل باہمی بات چیت کے ساتھ طے کی جائے۔

حضور کی تقریر بڑی خاموشی اور نہایت دلچسپی کیساتھ سنی گئی۔ یہ تقریر کیا تھی کاسر صلیب حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان تھا۔ حضور کی تقریر کا ہر لفظ آپ کے اس فکر کا آئینہ دار تھا جو حضور کو اُٹھتے بیٹھتے دامنگیر رہتا ہے کہ توحید حقیقی دنیا میں پھیل جائے دنیا خدا کی حمد کے ترانے گانے لگے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں فخر محسوس کرنے لگے۔ یورپ اپنے مصنوعی خداؤں کی پرستش چھوڑ دے اور گمراہ کُن خیالات اور متضاد نظریات کے خول سے باہر نکلے اور دیکھے کہ اسلام اُسے امن و سلامتی بخشنے کے لئے کب سے منتظر ہے۔

اظہارِ تشکّر

حضور کی تاریخی تقریر اور عہد آفریں اعلان کے بعد مکرم بشیر احمد خانصاحب رفیق امام مسجد لندن نے جو اس کانفرنس کے کنوینر بھی تھے مختصراً سپاس تشکر پیش کیا جس میں انہوں نے اپنی طرف سے اور جملہ اراکین جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ انتہائی ممنون ہیں کہ حضور نے اس کانفرنس میں بنفس نفیس تشریف لا کر حاضرین کو اپنے رُوح پرور خطاب سے مستفید فرمایا ہے۔ ہم حضور اقدس کی خدمت میں وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے حضور کے حکم پر بسر و چشم لبیک کہنے کا یقین دلاتے ہیں اور خلافت احمدیہ کے ساتھ مضبوط ترین تعلق استوار کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

اس موقع پر امام صاحب نے مقررین اور حاضرین کا بھی شکریہ ادا کیا۔ خصوصاً اپنے اُن رفیقوں کا جنہوں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات کام کیا۔

لندن کانفرنس اور برطانوی پریس

حضور کی تقریر کے موقع پر سامعین کی تعداد مقررہ نشستوں کے اعتبار سے ڈیڑھ ہزار تھی لیکن سینکڑوں لوگ ایسے بھی تھے جن کو بیٹھنے کے لئے جگہ نہ مل سکی اور انہوں نے کھڑے ہو کر تقریر سنی۔ کانفرنس میں ایک سَو سے زائد انگریز مرد اور عورتیں بھی شامل تھے گیمبیا، سیرالیون، لائبیریا، ماریشس کے سفیر اور غانا کے ڈپٹی ہائی کمشنر بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ رومن کیتھولک آرچ بشپ آف برطانیہ کا ایک ممبر اس روز بھی موجود تھا۔ پریس کے نمائندے اور فوٹو گرافرز بھی خاصی تعداد میں مختلف طریق پر کانفرنس کی COVERING لیتے رہے۔

کانفرنس کا یہاں کے پریس میں بھی بڑا چرچا ہوا۔ ڈیلی ٹیلیگراف نے کانفرنس کی خبر کیساتھ حضور کی تصویر بھی شائع کی۔ اس کے علاوہ سنڈے ٹیلیگراف اور پلیٹی ہیرالڈ میں لندن کانفرنس کے متعلق خبریں شائع ہوئیں۔ پٹنی ہیرالڈ نے تو پورے چار صفحات پر مشتمل خبریں اور تصویریں شائع کیں۔ چنانچہ کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ لندن کانفرنس ساری دنیا کی توجہ کا مرکز بن گئی ہے۔ اس سے قبل اتنا بڑا بین الاقوامی اجتماع دیکھنے میں نہیں آیا جس میں دنیا کے ممتاز ماہرین آثار قدیمہ، مستشرقین، محققین اور مذہبی رہنما حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے بارہ میں تقریریں کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہوں۔ بی بی سی سے ۴ جون کے نیوز بلیٹن میں برٹش کونسل آف چرچز کے پریس ریلیز کے حوالے سے کانفرنس کی خبر نشر ہوتی رہی۔

تقریر کا خوشکن ردِّ عمل

حضور کی تقریر اور اس کے بعد حضور کی طرف سے چرچ کونسل کی دعوت قبول کرنے کا خوشکن ردّ عمل ہوا۔ ایک انگریز خاتون نے امام مسجد لندن کو مبارکباد کا خط لکھا جس میں اُس نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ اس کانفرنس سے اس کا دل اور رُوح تر و تازہ ہو گئے ہیں نیز یہ بھی لکھا کہ چرچ جب بھی تبادلۂ خیال کیلئے تیار ہو جائے تو اُسے بھی خدمت کا موقع دیا جائے۔

مادمن چرچ سے بعض انگریزوں نے لکھا کہ اس کانفرنس نے اُن کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مسلمان ہونے کے لئے تیار ہیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لندن کی بین الاقوامی کانفرنس کی مختصر روداد (بقیہ صفحہ ۲)

کا بھی اعلان فرمایا کہ اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کی واقعہ صلیب کے بعد کی زندگی کا حال مجھ پر منکشف فرما دیا ہے اِس لئے وہ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت رفتہ رفتہ اور بتدریج ایسے تاریخی شواہد اور ثبوت منظرِ عام پر لائے گا جن سے خدائی انکشاف کی از خود تائید و تصدیق ہوتی چلی جائے گی۔ اُدھر یہ امر بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ مسیحیت اور اسلام دونوں کے ہاں آخری زمانہ میں مسیح کے دوبارہ آنے کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ ان پیشگوئیوں کو اس نظریہ کی تائید میں استعمال کیا جاتا رہا ہے کہ مسیح علیہ السلام اس مادی جسم کیساتھ ہی آسمان پر اُٹھا لیے گئے تھے اور وہ اُسی مادی جسم کے ساتھ آخری زمانہ میں زمین پر نازل ہوں گے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے یہ دعویٰ فرمایا کہ وہ مسیحؑ کی خُو بُو اور صفات لے کر مبعوث ہوئے ہیں اور اُن کی بعثت کے ذریعہ مسیحؑ کی آمدِ ثانی سے متعلق تمام پیشگوئیاں اُن کے وجود میں پُوری ہو گئی ہیں۔ لہٰذا مزعومہ طور پر مسیحؑ کا مرنا، دوبارہ جی اُٹھنا، آسمان پر زندہ اُٹھایا جانا اور دوبارہ دُنیا میں واپس آنا یہ سب ایسے سوال ہیں جو مسلمانوں کے لئے بالعموم اور جماعتِ احمدیہ سے تعلق رکھنے والے افراد کے بالخصوص ازحد اہمیت اور دلچسپی کے حامل ہیں۔

اس وضاحت کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر کو ان الفاظ پر ختم فرمایا:۔

"مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے تھے یا نہیں ــــــ یہ ایک ایسا سوال ہے جس میں یہودی، عیسائی اور مسلمان اصل صداقت کو پانے کی خاطر یکساں طور پر گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ حق کو تلاش کرنے اور اسے دنیا پر آشکار کرنے کے اِس جذبہ کے تحت ہی جماعتِ احمدیہ نے خدمتِ نوعِ انسان کی غرض سے اس کانفرنس کے انعقاد کا اہتمام کیا ہے۔"

پروفیسر الف۔ ایم حسنین کا مقالہ

یہ امر سامعین کے لئے کسی قدر مایوسی کا موجب ہُوا کہ ہندوستان کے ممتاز ماہرِ آثارِ قدیمہ جناب پروفیسر الف۔ ایم حسنین بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے کانفرنس میں شرکت نہیں فرما سکے تاہم انہوں نے "یوز آسف کا مقبرہ" کے زیرِ عنوان اپنا گرانقدر مقالہ ارسال فرما دیا تھا جسے جناب ایئر مارشل ظفر احمد چوہدری نے افتتاحی اجلاس میں پڑھ کر سُنایا۔

محترم چوہدری ظفر احمد صاحب نے جو مقالہ پڑھ کر سُنایا اس میں مذکور تھا کہ سرینگر کے مقدس شہر میں واقع ایک مقبرہ کے اندر ایک نبی کا جسدِ خاکی مدفون ہے جس نے آج سے اُنیس سَو سال پہلے وفات پائی تھی۔ اُس نبی کا نام یوز آسف ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بہت سے لوگوں کے نزدیک اس امر کو چنداں اہمیت حاصل نہ ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ زائرین ہر روز ہی ننگے پاؤں سفر کرتے ہوئے زیارت کی غرض سے اِس مقبرہ میں آتے ہیں۔

مسیح کی کشمیر میں آمد کا تاریخی ثبوت

تواریخ کے قدیمی نسخوں میں مذکور ہے کہ کشمیر کے راجہ شالباہن سرینگر کے قریب وربان کے علاقہ میں پہاڑوں پر گئے۔ وہاں اُن کی ملاقات ایک گندمی رنگ والے پُروقار بزرگ سے ہوئی جنہوں نے سفید لباس پہنا ہُوا تھا۔ راجہ نے ان سے ان کا نام دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ لوگ اُنہیں خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور اسی نام سے وہ پکارے جاتے ہیں اور یہ کہ وہ ایک کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ مزید دریافت کرنے پر اُس بزرگ نے کہا کہ انہوں نے دریائے سندھ اُس پار لوگوں تک پیغامِ حق پہنچایا لیکن لوگوں کے ہاتھوں انہیں بہت دُکھ سہنے پڑے۔ وہ محبت، صداقت شعاری اور پاکیزگیٔ قلب کی تعلیم دیتے اور انہی باتوں کا پرچار کرتے تھے اور اسی نسبت سے اُنہیں مسیح کے نام سے بھی یاد کیا جاتا تھا۔ (بھوشیہ مہاپران اشلوک ۱۷ تا ۳۲)

پروفیسر حسنین نے اِس سارے واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے مقالہ میں رقم فرمایا:۔

"لوگ، امیر بھی اور غریب بھی، سب ہی اُن بزرگ کے پاس برکت اور رہنمائی حاصل کرنے جوق در جوق آیا کرتے تھے۔ وہ بزرگ اکثر لوگوں کو مخاطب کر کے کہتے ــــ موت کا کوئی وقت نہیں ہے وہ کسی وقت بھی آ سکتی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو دوسروں سے حسنِ سلوک سے پیش آتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے ساتھ بھی حسنِ سلوک روا رکھا جائے گا۔ نفسانی خواہشات سے بچو، غصہ نہ کرو، چغل خوری کی عادت کو ترک کرو اور اپنے دلوں کو پاکیزہ بناؤ۔"

(شیخ صادق، کمال الدین صفحہ ۳۵۹)

مسیح کا مقبرہ کشمیر کے گرمائی دارالحکومت سرینگر کے محلہ خانیار میں واقع ہے۔ سرینگر (جس کے معنے ہیں سورج کا شہر) ایک قدیمی شہر ہے۔ یہ دو حصوں میں بٹا ہُوا ہے ایک حصہ پُرانا شہر کہلاتا ہے اور دوسرا نیا شہر کے نام سے موسوم ہے۔ مقبرہ پُرانے شہر میں واقع ہے۔ کشمیر کے لوگ اسے روضہ بل کہتے ہیں جس کے معنے ہیں "مقدس مزار کی جگہ" اور کہتے ہیں کہ یہ یوز آسف کا مقبرہ ہے یہ نبی اُنیس سو سال پہلے کشمیر آیا تھا۔ اور مسیح کی بیان کردہ امثال اور اسلوب میں وعظ کیا کرتا تھا (انگریزی کتاب بعنوان "کشمیر" مصنفہ ینگ ہسبینڈ صفحہ ۱۱۲)۔ یوز آسف اہلِ کشمیر کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا تھا۔ مزار میں ایک سوراخ تھا جس میں سے خوشبو آیا کرتی تھی۔

جرمن مصنف اندریاس فیبر قیصر کا مقالہ

جرمن مصنف مسٹر اندریاس فیبر قیصر جو بیین میں رہائش پذیر ہیں، نے مسیح علیہ السلام کے متعلق اپنا مقالہ پیش کیا جس کا نقطۂ مرکزی یہ تھا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں اس نظریہ کے حق میں کہ مسیح اُن زخموں کی وجہ سے جو انہیں صلیب پر پہنچے تھے فوت نہیں ہوئے تھے متعدد شواہد اور ثبوت پیش کرنے کی غرض سے اِس کانفرنس میں شرکت کر رہا ہوں۔ یہ ثبوت نئے نہیں ہیں بلکہ فی نفسہٖ یہ اتنے واضح اور مبرہن ہیں کہ دنیا ان سے پہلے ہی آگاہ ہے۔ انہوں نے اس حقیقت پر خاص زور دیا کہ مسیحؑ صلیب پر صرف چند گھنٹے ہی رہے جبکہ اس ہولناک حالت میں کہ ایک انسان کا کئی دن تک زندہ رہنا عین ممکن ہے۔

اس حقیقت کے تعلق میں یہ امر خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ایسا شخص جسے صلیب پر لٹکایا جاتا اور ایک مقررہ وقت کے اندر اندر اسے صلیب پر سے اُتار کر اس کا مناسب علاج کیا جاتا تو وہ بالعموم صحت یاب ہو جاتا تھا اور زندہ رہتا تھا پھر یہ بھی ایک جانی پہچانی حقیقت ہے کہ جب رومی سپاہی نے یہ جاننے کیلئے کہ مسیح مر چکا ہے یا ابھی زندہ ہے، ان کے پہلو میں نیزہ مار کر اُنہیں زخمی کیا تو ان کے زخم سے پانی اور خون بہہ نکلا جبکہ مُردہ جسم سے گاڑھے خون کے چند قطرے ہی نکل سکتے تھے۔

ٹیورن میں محفوظ مقدس چادر

اٹلی کے شہر ٹیورن میں محفوظ کفن کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر اندریاس فیبر قیصر نے کہا ــــ "۱۹۶۹ء سے بعد کے زمانہ میں سوئٹزرلینڈ کے ایک پروفیسر نے مقدس کفن کا سائنٹفک بنیادوں پر مشاہدہ و معائنہ کرنے کے علاوہ Palynology سے متعلق اس پر ایک خاص نوعیت تجربات کئے۔ ان تجربات کی رُو سے زرگل کے ان باریک ذرات کا جو کپڑوں کے ریشوں کے ساتھ چمٹ کر رہ جاتے ہیں، بہت عمیق نظر سے مشاہدہ و معائنہ اور مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس مطالعہ اور مشاہدہ کے نتیجے میں پتہ یہ چلا کہ زرگل کے وہ ذرات جو مقدس کفن پر چمٹے ہوئے ہیں عمل تجزیہ میں سے گزرے ہوئے ذرات ہیں جو آج سے بیس صدی قبل صرف فلسطین میں ہی پائے جاتے تھے۔ اُس کے ذہن میں اس بارہ میں قطعاً کوئی شبہ نہیں تھا کہ ٹیورن کا مقدس کفن اصلی ہے (یعنی یہ وہی چادر ہے جس میں صلیب سے اُتارنے کے بعد مسیح علیہ السلام کے جسم کو لپیٹا گیا تھا) ۱۹۶۹ء میں خود چرچ کی درخواست پر جو تحقیق شروع ہوئی تھی اس کے نتائج کو اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہوئے ۱۹۷۶ء کے اوائل میں ایک بیان جاری کیا گیا تھا۔ اس بیان کا متن یہ ہے:۔

"اس کفن کے بارہ میں جس میں مسیح کے جسم کو لپیٹا گیا تھا سات سال تک تحقیق کرنے کے بعد متعدد سائنسدان اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مسیح کو زندہ دفن کیا گیا تھا۔ ماہرین اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ ٹیورن میں جو مقدس کفن محفوظ ہے اُس میں ایک مصلوب شخص کے جسم کو رکھا گیا تھا اور یہ جذباتی لحاظ سے اس شخص کو ایسی ہی تکلیف اور اذیت میں سے گزرنا پڑا جیسی تکلیف اور اذیت میں سے مسیح گزرا تھا اور یہ کہ وہ صلیب پر مَرا نہیں تھا بلکہ اسے زندہ ہی دفن کر دیا گیا تھا۔ کفن پر خون کے ۲۸ دھبوں کے نشانوں سے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔ محققین نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ سائنسی لحاظ سے یہ امر قطعی ناممکن ہے کہ مُردہ کے جسم سے اسی طرح خون بہے جس طرح کہ کفن میں لپٹے ہوئے جسم سے رِستا رہا۔ ان محققین کے نزدیک یہ ایک واضح اور خطا سے مبرّا سائنسی حقیقت ہے کہ اسے زندہ حالت میں قبر میں رکھا گیا تھا البتہ یہ امر دیگر ہے کہ امرِ محال کے طور پر یہ باور کیا جائے کہ ایک اور مسیح بھی تھا اور اسے بھی بعینہٖ وہی اذیت اُٹھانا پڑی تھی جو پہلے مسیح نے اُٹھائی تھی۔ جب مسیح کو صلیب پر سے اُتارا گیا تھا تو طبّی نقطۂ نگاہ سے وہ اُس وقت مُردہ نہیں تھا۔ اس حقیقت کے بارہ میں کسی شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ کپڑے پر جو شبیہہ مرتسم ہے وہ مسیح کی ہی شبیہہ ہے۔ کانٹوں کے تاج سے پیدا ہونے والی خراشوں

کے نشان، سینہ کے پہلو میں نیزہ کی اَنی سے لگنے والے زخم میں سے بہنے والے خون کی نیم منجمد حالت، مارپیٹ سے لگنے والے متعدد زخم، کلائیوں اور پَیروں میں میخیں ٹھونکنے کی وجہ سے ہونیوالے سوراخ اور ٹانگوں کی مخصوص حالت جس سے اِس حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ اُنہیں دوسرے مصلوب کئے جانے والے مجرموں کی طرح توڑا نہیں گیا تھا ـــ یہ سب امور ایسے ہیں جو اس بارہ میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہنے دیتے کہ چادر پر مرتسم شبیہہ مسیح کی ہی شبیہہ ہے۔"

فلسطین سے ہجرت کے شواہد

مسٹر اندریاس فیبر قیصر نے مقالہ میں مزید کہا پھر یہ امر بھی غور طلب ہے کہ مسیح کو صلیب پر سے اتارنے کے بعد اس کے جسم کو دشمنوں کے حوالے نہیں کیا گیا تھا بلکہ اسے اُن لوگوں کی تحویل میں دیا گیا جو اُس کے دوست اور خیر خواہ تھے۔ مزید برآں یہ امر بھی قابلِ لحاظ ہے کہ مسیح کو ایک ایسے غار میں لے جایا گیا جہاں ہوا کا گزر تھا اور جس میں باسانی سانس لیا جا سکتا تھا پھر اِس امر سے کہ وہ حفاظتی پتھر جو مقبرہ کے دہانے پر رکھا گیا تھا اپنی جگہ سے ہلایا ہُوا پایا گیا۔ اس حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ نکوڈیمس (Nicode-mus) نے مسیح کے زخموں پر مرہم لگا کر انہیں مندمل کیا جس سے دوران خون بحال ہُوا اور مسیح کو شفا نصیب ہوئی۔

مسٹر فیبر قیصر نے مزید کہا یہ امر واضح ہے کہ مسیح کے لئے فلسطین سے ہجرت کر کے رُو پوش ہونا ناگزیر تھا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ کہیں دشمنوں کو ان کے زندہ دفن ہونے کا علم نہ ہو جائے دفعہ دفعہ سے چھپ چھپ کر اپنے حواریوں سے رابطہ قائم کیا اور پھر مشرق کی سمت میں سفر پر روانہ ہو گئے وہ ایک ایسے شخص تھے جن کے پیچھے دشمن ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے تھے۔ اُنہیں جسمانی اور ذہنی طور پر اذیتیں پہنچائی گئی تھیں وہ اپنے دشمنوں سے کھلے منددں ایک اور ٹکر لینے اور ان کا مقابلہ کرنے کی سکت نہ رکھتے تھے۔ لیکن اس امر سے قطع نظر کہ مسیح کو ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا تھا، اُنہیں تو تمام ممکن ذرائع کو کام میں لا کر بہرحال اُس مشن کو پُورا کرنا تھا جو اُن کے سپرد کیا گیا تھا۔ اگر مسیح واقعی صلیب پر فوت ہو جاتے تو پھر وہ مشن ہی ناکام ہو جاتا جس کی خاطر اُنہیں بھیجا گیا تھا۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ مسیح اُس وقت تک فوت نہیں ہو سکتے تھے جب تک کہ وہ بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کو تلاش کر کے انہیں نجات کی راہ پر گامزن نہ کر دیتے۔ اسی لئے اُن کا مشرق کی طرف سفر کرنا ازبس ضروری تھا اور یہی وہ غرض تھی جس کی خاطر وہ فلسطین سے کشمیر آئے تاہم عین ممکن ہے کہ اُن کی ہجرتِ کشمیر کا آخری ثبوت سرینگر میں واقع قبرِ مسیح کے زیرِ زمین حصہ میں پوشیدہ ہو۔ میں اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ میں اس معاملہ کی تہ تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہو جاؤں۔"

مسٹر فیبر قیصر نے اپنے اس مقالہ کو سرینگر کے روضہ بل اور اہلِ کشمیر سے متعلق بعض سلائیڈز دِکھا کر ختم کیا۔

چیکوسلاویکیہ کے ڈاکٹر فلپ کا مقالہ

اُس اجلاس کی آخری تقریر چیکوسلاویکیہ کے ڈاکٹر ڈِس لیو فلپ ایم ڈی کی تھی۔ انہوں نے جو مقالہ پڑھا اس کا موضوع تھا "فلسطین سے باہر مسیح کی سرگرمیوں کے متعلق بعض نئے نکات"۔

مسٹر فلپ نے مقالہ کے آغاز میں اِس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ آزاد خیال مؤرخین نے مسیح کے سوانحی حالات کو چنداں اہمیت نہیں دی اور وہ اُنہیں بالعموم نظر انداز کرتے رہے۔ انہوں نے موجودہ کانفرنس کی شکل میں اِس موضوع پر "مذاکرہ" کا اہتمام کرنے پر جماعت احمدیہ انگلستان کی مساعی کو سراہا اور کہا یہ کانفرنس مسیح کی شخصیت پر تاریخی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کا ایک بہت عمدہ موقع فراہم کرے گی۔ اس طرح ان کی شخصیت اور زندگی کے ایسے پہلو جن کی طرف پہلے خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی تھی اُجاگر ہو کر دنیا کے سامنے آسکیں گے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اگر تاریخی اعتبار سے یہ ثابت ہو جائے کہ ۳۵ سن عیسوی کے بعد بھی مسیح زندہ تھے تو یہ اس امر کا ایک حتمی ثبوت ہوگا کہ وہ صلیب کی اذیت ناک موت سے بچ گئے تھے اور صلیب پر سے اُنہیں زندہ حالت میں اُتارا گیا تھا۔ اس لئے ۳۵ سن عیسوی کے بعد مسیح کے زندہ موجود ہونے کے شواہد کو صلیبی موت سے نجات کے تعلق میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

ڈاکٹر فلپ نے کہا کہ جب مجھے احمدیہ ذرائع سے اس امر کا پتہ چلا کہ اسلامی روایات کی رُو سے مسیح کو "سیّاح نبی" یا سفر کرنے والوں کے سردار کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے تو میرا ذہن ایک ایسے یہودی سیّاح کے واقعہ کی طرف منتقل ہو گیا جو اسی زمانہ میں سفر کرتا ہُوا فلسطین سے عراق پہنچا تھا اور مجھے مسیح اور اس یہودی سیّاح کے واقعات میں عجیب مماثلت نظر آئی اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ان دونوں کا آپس میں رابطہ یا تعلق تھا اس سے مسیح کی فلسطین سے باہر تبلیغی سرگرمی کا پتہ چلتا ہے اُس یہودی سیّاح کا نام جوزیفس کیریٹافلس (JOSEPHUS CARATAPHILUS) تھا۔ احمدیہ ذرائع سے مجھے یہ معلوم کر کے کہ مسیح کا لفظ بکثرت سفر کرنیوالے یا سفر کرنیوالوں کے سردار پر دلالت کرتا ہے تو مجھے اُس یہودی سیّاح اور مسیح کی فلسطین سے ہجرت کے حالات میں مماثلت پر بہت حیرت ہوئی۔ مسیح اور جوزیفس دونوں ہی یہودی تھے اور دونوں نے ہی مذہبی مقاصد کے پیشِ نظر فلسطین سے باہر کے علاقوں کا سفر اختیار کیا۔

ڈاکٹر فلپ نے اپنے مقالہ میں مسیح اور بدھ مت کے باہمی تعلق پر بھی روشنی ڈالی اور آخر میں انہوں نے مسیح کی کشمیر کی طرف ہجرت کا ذکر کرتے ہوئے کہا " اسلام میں سلسلۂ احمدیہ کے بانی (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور ان کے متبعین نے مسیح کے سفرِ کشمیر سے متعلق حقائق کو جمع کرنے میں بہت اہم کام سرانجام دیا ہے اور آثارِ قدیمہ کے ماہر پروفیسر خواجہ حسنین نے ان حقائق کو مزید اُجاگر کرنے میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ یہ حقائق اِس امر کے آئینہ دار ہیں اور میں انہیں درست تسلیم کرتا ہوں کہ مسیح فلسطین سے ہجرت کر کے ساٹھ سال کی عمر میں کشمیر پہنچے ہوں گے۔ کشمیر میں اُس وقت صورتِ حال مسیح کے پیشِ نظر اصل مقصد کے حصول کے لئے بہت سازگار تھی اور وہ مقصد جیسا کہ ہم جانتے ہیں زمین پر آسمانی بادشاہت کا قیام تھا۔

سوال و جواب کا سلسلہ

مقالے پڑھے جانے کے بعد سامعین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ بعض مندوبین نے سوالات کئے جن کے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، ڈاکٹر اندریاس فیبر قیصر اور ڈاکٹر فلپ نے بہت مدلل جواب دیئے۔

(۱) ایک مندوب نے سوال کیا مسیح تو خدا کا بیٹا تھا اگر وہ صلیب پر نہیں مَرا تو پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ بعد میں اُس نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی یعنی خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت میں تو اُسے کسی حالت میں بھی مرنا نہ چاہیئے تھا؟

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ بائیبل میں "خدا کا بیٹا" ہونے کی اصطلاح اس کے لغوی اور لفظی معنوں میں استعمال نہیں ہوئی۔ دوسرے نبیوں کو بھی خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اسرائیل کے متعلق بائیبل میں آتا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا تھا بلکہ تمام بنی نوع انسان کو بھی خدا کے بیٹے قرار دیا گیا ہے اِس سے صاف عیاں ہے کہ بائیبل میں جہاں جہاں بھی "خدا کا بیٹا" ہونے کی اصطلاح آتی ہے وہاں اسے تمثیل اور تشبیہہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے نہ کہ لغوی معنوں میں۔ پس ثابت ہُوا کہ مسیح علیہ السلام بھی دوسرے نبیوں کی طرح انسان ہی تھے

(۲) مسیح کے آسمان پر جانے سے متعلق ایک سوال کے جواب میں جرمن سکالر مسٹر اندریاس فیبر قیصر نے بڑے پُرزور انداز میں اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کسی نے مسیح کو آسمان پر جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اُن کے آسمان پر جانے کی کوئی حتمی شہادت سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ اِس ضمن میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا بائیبل کی نظرِ ثانی شدہ نسخوں میں آسمان پر جانے کی آیات کو نکال دیا گیا ہے کیونکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ ان آیات کا اناجیل میں بعد میں اضافہ کیا گیا تھا ابتدائی نسخوں میں یہ موجود نہیں تھیں۔

(۳) ایک اور صاحب نے مسیح کی آمدِ ثانی کے تعلق میں دریافت کیا کہ کیا اس سے مراد یہ ہے کہ مسیح اُسی مادی جسم کے ساتھ دوبارہ دنیا میں آئیں گے؟

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا خود مسیح علیہ السلام نے اس کی وضاحت فرما دی تھی کہ "آمدِ ثانی" سے کیا مُراد ہے۔ انہوں نے یہودیوں سے جو الیاس کی آمدِ ثانی کے منتظر تھے کہا تھا الیاس کی آمدِ ثانی کا وعدہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے وجود میں پُورا ہو چکا ہے۔ پس آمدِ ثانی سے اُسی وجود کی دوبارہ پیدائش نہیں تھی بلکہ مراد یہ تھی کہ اُنہی رُوحانی مقاصد کو لے کر ایک اور شخص مبعوث کیا جائے گا۔

(۴) ایک اور سوال کے جواب میں ڈاکٹر فلپ نے کہا کہ وہ پچاس سال سے امراضِ قلب کا علاج کر رہے ہیں۔ اس عرصہ میں وہ پانچ ایسے مریضوں میں جنہیں مُردہ تصوّر کر لیا گیا تھا زندگی کو دوبارہ بحال کر چکے ہیں۔ بناء بریں مسیح اکیلے شخص نہیں ہیں کہ جن میں مُردہ کی حالت کو پہنچنے کے بعد زندگی عود کر آئی تھی۔ اور اِس میں ان کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ اِس زمانہ میں بھی ایسا ہوتا رہتا ہے کہ وہ مریض جو مُردہ کی طرح نظر آتے ہیں بسا اوقات سانس لینے لگتے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندگی سے دوبارہ ہمکنار ہوئے ہیں۔ انہوں نے اِس امر کا بھی ذکر کیا کہ رابرٹ گریوز نے ایک فوجی کے متعلق لکھا ہے کہ اُسے مُردہ تصوّر کر لیا گیا وہ تین دن تک اسی حالت میں پڑا رہا۔ آخر ایک شخص کو یاد آیا کہ اس کی انگلی سے خون کا ایک قطرہ ٹپکا تھا جو زندگی کی ایک یقینی علامت ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ فوجی بالآخر صحت یاب ہُوا اور مزید تیس سال تک زندہ رہا۔

سوال و جواب کے اِس دلچسپ اور پُراز معلومات سِلسلہ کے بعد کانفرنس کا افتتاحی اجلاس کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہُوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں تقسیم انعامات کی تقریب

قادیان ۲۵ احسان (جون)۔ آج صبح ۱۱ بجے مدرسہ احمدیہ قادیان میں گزشتہ دو سالوں میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کرنے کی غرض سے ایک تقریب منعقد ہوئی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مہمانِ خصوصی کے طور پر تشریف لا کر طلباء کی حوصلہ افزائی کی اور اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ جبکہ محترم قریشی منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ بھی اس تقریب میں مدعو تھے۔

عزیز ٹی۔ ایم۔ محمد کی تلاوت قرآن مجید اور عزیز مولوی احمد سعید صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے کھجور کے پتوں کی چھت اور کچے فرش والی مسجدِ نبوی صلعم میں بنائے جانے والے عالمگیر تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے پروگراموں اور ان کی معجزانہ اور حیرت انگیز کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی داغ بیل ڈالی ہے۔ آپؑ نے اپنے آقا کی روحانی قوتِ قدسی کے طفیل نمایاں کامیابی حاصل کی۔ آں موصوف نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی غرض سے علماء تیار کرنے کی غرض سے ۱۹۰۶ء میں مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس دینی درس گاہ سے اب تک سینکڑوں علماء تیار ہو کر نکلے اور انہوں نے دنیا میں دین کا ڈنکا بجا دیا۔ آپ نے ہند و پاک کے دیگر دینی درس گاہوں سے اس درس گاہ کا موازنہ کرتے ہوئے اس اعتراف کا ذکر فرمایا جو اخبار "الجمعیۃ" دہلی میں شائع ہوا، جس میں ذکر کیا گیا ہے کہ ہند و پاک کے مذہبی و دینی درس گاہوں سے سند یافتہ فارغ التحصیل ہزاروں کی تعداد میں نکلتے ہیں۔ لیکن "رجالِ کار" پھر بھی میسر نہیں۔ آپ نے بتایا کہ یہ محض خدا کا فضل ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے انفاسِ قدسیہ کی برکت ہے کہ ۷۰ سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اس درس گاہ سے سینکڑوں "رجالِ کار" پیدا کئے۔ جو اپنے اسلاف کے بہترین جانشین ثابت ہو رہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْ مَسَاعِیْھِمْ۔

اس تقریر کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات تقسیم فرمائے۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے زرّین نصائح سے نوازا۔ آپ نے فرمایا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے لئے کامل نمونہ ہے۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تاکیدی حکم ملا کہ جو پیغام تمہیں دیا گیا اور جو کچھ تمہیں سکھایا گیا ہے وہ دوسروں تک پہنچا دو۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس بات پر شاہد ہے کہ اس فریضۂ تبلیغ کو آپ نے نہایت احسن رنگ میں ادا فرمایا۔

آں محترم نے فرمایا تبلیغ اور ہدایت کا کام کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ ایک بڑا عزت کا اور شرف کا کام ہے۔ یہ انبیاء کا کام ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے جو خدمت اپنے محبوب بندوں کے سپرد کی اس کے ایک حصہ کی ادائیگی کی ہمیں بھی توفیق دی ہے۔ لیکن دوسری طرف اگر ہمارا نمونہ، ہمارا کردار اس منصب کے مناسب حال نہ ہو تو ڈرنے کا مقام ہے۔ پس تبلیغی میدان میں محنت اور دعاؤں کی ضرورت ہے تاکہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر کے اس کی تائید و نصرت حاصل کر سکیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت کے مبلغین کی زندگیاں اور ان کے کارنامے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات سے معمور ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں اور خاص طور پر اس درس گاہ سے فارغ التحصیل ہونے والے نوجوانوں کو اپنے کردار اور اپنے نمونہ کو بہتر اور مثالی بنانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس موقعہ پر میں بھی آپ سب عزیزوں کو نمازوں۔ دیگر عملی عبادات اور عمومی کردار میں اچھا نمونہ پیش کرنے کی کوشش کرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اپنے خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اور یہ تقریب اختتام پذیر ہو گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ اس دینی درسگاہ سے فارغ التحصیل ہونے والے نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

(نامہ نگار: محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان)

ہفتہ قرآن مجید

تمام عہدیداران و مبلغین و معلمین و احباب جماعت ہائے ہندوستان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ امسال "ہفتہ قرآن مجید" منانے کا پروگرام ۸ جولائی تا ۱۴ جولائی ۱۹۷۸ء کی تاریخوں میں تجویز کیا گیا ہے۔ تمام جماعتیں ان تاریخوں میں ہفتہ قرآن منانے کا اہتمام کریں۔ اور مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کر کے قرآن مجید کی عظمت۔ قرآن مجید کی تاثیرات۔ قرآن مجید کے فضائل۔ تلاوتِ قرآن مجید کی برکات۔ قرآن مجید کامل اور جامع شریعت ہے۔ قرآن مجید مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات۔ جماعتِ احمدیہ اور خدمتِ قرآن۔ اُخروی زندگی از روئے قرآن وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی پاک تعلیمات پر عمل کرنے اور اپنی زندگیوں کو قرآن مجید کے اندر اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ منشاء کے مطابق ڈھالنے کی توفیق دے۔

تمام جماعتوں سے درخواست ہے کہ "ہفتہ قرآن" پوری شان اور اہتمام سے منائیں۔ اور رپورٹیں نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوا کر ممنون فرمائیں ؎

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دینی نصاب برائے امتحان اطفال الاحمدیہ بھارت بابت سال ۱۹۷۷-۷۸ء

اطفال الاحمدیہ بھارت کے لئے برائے سال ۱۹۷۷-۷۸ء مندرجہ ذیل دینی نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اس کے مطابق اطفال کو امتحان کے لئے تیار کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ امتحان کے لئے معین تاریخ کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔

نصاب:۔ ۱۔ کلمہ طیبہ یاد کرنا۔ ۲۔ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان یاد کرنا۔ ۳۔ مجلس کا عہد یاد کرنا۔ ۴۔ نماز بغیر ترجمہ اور نیت نماز یاد کرنا۔ ۵۔ طریق وضو۔ ۶۔ مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا۔ ۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اور آپؐ کے خلفاء کے اسماء مبارک یاد کرنا۔ ۸۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کے اسماء مبارک یاد کرنا۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686.P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیڈیز سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار ۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C. I. T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی تعمیر کیلئے اصحابِ ثروت سے اپیل

وُہ مدرسہ جس نے بڑے بڑے نامور عُلماء پیدا کئے

قادیان کا مدرسہ احمدیہ وہ مبارک ادارہ ہے جس کی بُنیاد ۱۹۰۶ء میں سیدنا حضرت مسیح موعودُ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی۔ اور جس کی غرض یہ تھی کہ اس میں ایسے عُلماء پیدا کئے جائیں جو احمدیت اور اسلام کے پہلوان ہُوں۔ اور اسلام کے خلاف اعدائے اسلام کی بڑھتی ہوئی یلغاروں کو روک دیں۔ اور اسلام کی سربلندی کے لئے دُنیا کے کناروں تک پہنچ کر تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیں۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضؓ۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ۔ اور حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب وغیرہم علماء نے اِسی مدرسہ میں تعلیم پاکر اسلام کی سربلندی کے لئے ایسی خدمات سرانجام دیں جو احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ تقسیمِ مُلک کے بعد بھی اِس مدرسہ نے باوجُود نامساعد حالات کے عُلماء تیار کرنے کا کام جاری رکھا۔ اور خدا کے فضل سے اس وقت ہندوستان کے مختلف مقامات پر جو مبلّغین فریضۂ تبلیغ بجا لا رہے ہیں۔ وُہ اسی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو کر نکلے ہیں۔ اور آئندہ بھی یہ مدرسہ اِن شاءَ اللہ ایسے علماء تیار کرتا رہے گا۔

اِس مدرسہ کے پاس جو بلڈنگ اِس وقت موجُود ہے وہ ضرورت کے مقابلہ پر ناکافی ہے۔ اور مزید چار کمرے تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ جن میں سے ہر کمرے پر بارہ تیرہ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ گویا مجموعی طور پر پچاس ہزار کے قریب خرچ کا اندازہ ہے۔ چونکہ عمارتی سامان روز بروز مہنگا ہو رہا ہے اِس لئے ممکن ہے کہ اس سے بھی زیادہ خرچ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے جن احباب کو مالی لحاظ سے استطاعت بخشی ہے اُن سے نظارت ہذا درخواست کرتی ہے کہ وُہ اِس کارِ خیر کے لئے آگے آئیں۔ اور کم از کم ایک ایک کمرہ کا خرچ برداشت کریں۔ فی کمرہ اخراجات تیرہ ہزار کے قریب ہوں گے۔ وہ دوست جنہیں اللہ تعالیٰ یہ توفیق بخشے گا اُن کے نام سنگِ مرمر کی پلیٹوں پر کندہ کروا کر اُن کمروں کی دیواروں میں نصب کئے جائیں گے جو اُن کے عطیات سے تعمیر ہوں گے۔ تاکہ موجُودہ اور آنے والی نسلیں اُن کے لئے دُعائے خیر کریں ؞

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلان بابت پروگرام جلسہ سالانہ مستورات قادیان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک دن مستورات کا علیحدہ پروگرام ہوتا ہے جس کا پروگرام مرتب کرنا ہے جن بہنوں نے تقریر کرنی ہو یا تلاوت کرنی ہو یا نظم پڑھنی ہو۔ اپنی لجنہ کی صدر صاحبہ کی تصدیق کے ساتھ عنوان بھجوا دیں۔ یہ اطلاع دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ۳۱ر جولائی ۷۸ء تک پہنچ جانی چاہیئے۔ اِس کے بعد پروگرام مرتب کر لیا جائے گا۔ نیز ہر لجنہ اپنی نمائندہ جلسہ سالانہ پر بھیجنے کی کوشش کرے۔ تاکہ آئندہ سال کے پروگرام کے لئے ہدایات دی جاسکیں ؞

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ضرورت ہے

احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد کی صفائی ونگرانی کے لئے ایک مستعد خادم کی ضرورت ہے۔ ماہانہ تنخواہ ایک سو پچیس روپے دی جائے گی۔ نیز رہائش کی سہولت بھی ہوگی۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں اپنے صدرِ جماعت کی سفارش سے جلد ارسال کریں۔ جس میں صحت اور عمر کا بھی تعین کیا گیا ہو

خاکسار:

محمد معین الدین احمدی۔ امیر جماعتِ احمدیہ حیدر آباد

احمدیہ جوبلی ہال۔ افضل گنج۔

حیدر آباد۔ (پن کوڈ: ۵۰۰۰۱۲)

درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ پُرانی پیچش کی شکایت ہے علاج جاری ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ احبابِ جماعت میری اہلیہ صاحبہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار

ڈاکٹر سید حمید الدین احمد

جمشید پُور۔

رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

جماعتِ مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ سب کو اِس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔ ان کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیثِ نبویّہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد وعورت بیمار ہو۔ نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اس کو اسلامی شریعت نے فِدیۃ الصّیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وُہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تا اُن کے روزے قبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وُہ اس زائد نیکی کے صدقے پُوری ہو جائے۔

پس ایسے احبابِ جماعت جو مرکزِ سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رُقوم مستحق غُرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وُہ ایسی جملہ رُقوم:

"امیر جماعتِ احمدیّہ قادیان"

کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ ان کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ (آمین)

مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی توسیع!

از محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہُ اللہُ تعالےٰ

تقسیمِ مُلک کے بعد قادیان دارالامان میں زیارتِ مقاماتِ مقدسہ اور تحقیقِ حق کے لئے آنے والے مہمانوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہوتا آرہا ہے۔ چنانچہ چند سال قبل پانچ چھوٹے سائز کے کمروں کی تعمیر کی گئی۔ لیکن اب پھر جگہ کی تنگی محسوس ہونے پر مہمان خانہ کے احاطے میں چار کمروں اور تین چھوٹے کوارٹرز کی تعمیر کی گئی ہے۔

اِن نوتعمیر شدہ کمروں کے لئے بجلی کے پنکھوں، پلنگوں اور میز کُرسیوں کی فوری ضرورت تھی۔ اس سلسلہ میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بعض مخیّر ممبراتِ لجنہ کو تحریک کرکے انتظام کر رہی ہیں۔ اور اُمید ہے کہ ایسا انتظام ہماری لجنہ کی بہنیں جلد تر کر دیں گی۔

ایک اور اہم ضرورت مہمان خانہ کے لئے DEEP FREEZER یا بڑے سائز کے ریفریجریٹر کی درپیش ہے۔ ہمارے ہاں روزانہ گوشت کا انتظام نہیں۔ برف اور ٹھنڈے پانی کا مُہیا کرنا بھی بسا اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ اِس لئے مہمان خانہ میں ایک ڈیپ فریزر (DEEP FREEZER) یا بڑے سائز کے ریفریجریٹر کی ضرورت ہے۔ ڈیپ فریزر کی قیمت اندازاً آٹھ ہزار نو ہزار کے درمیان ہے۔ اور بڑے سائز کا ریفریجریٹر چھ ہزار روپے میں مل جاتا ہے۔

اِس کارِ خیر میں جو دوست حصّہ لینا چاہیں۔ وُہ اپنی پیش کش سے مطلع فرمائیں۔ خدا تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے ؞